صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 27 جون 2022ء بمطابق 27 ذیقعد 1443ہجری بعداز دوپہر دو بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰی O وَالنَّہَارِ اِذَا تَجَلّٰی O وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالۡاُنۡثٰۤی O اِنَّ سَعۡیَکُمۡ لَشَتّٰی O فَاَمَّا مَنۡ اَعۡطٰی وَاتَّقٰی O وَصَدَّقَ بِالۡحُسۡنٰی O فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلۡیُسۡرٰی O وَاَمَّا مَنۡۢ بَخِلَ وَاسۡتَغۡنٰی O وَکَذَّبَ بِالۡحُسۡنٰی O فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلۡعُسۡرٰی O وَمَا یُغۡنِیۡ عَنۡہُ مَالُہٗۤ اِذَا تَرَدّٰی O اِنَّ عَلَیۡنَا لَلۡہُدٰی O وَاِنَّ لَنَا لَلۡاٰخِرَۃَ وَالۡاُوۡلٰی۔

(ترجمہ): قسم ہے رات کی جبکہ وہ چھا جائے۔ اور دن کی جبکہ وہ روشن ہو۔ اور اُس ذات کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا۔ درحقیقت تم لوگوں کی کوششیں مختلف قسم کی ہیں۔ تو جس نے (راہ خدا میں) مال دیا اور (خدا کی نافرمانی سے) پرہیز کیا۔ اور بھلائی کو سچ مانا۔ اس کو ہم آسان راستے کے لئے سہولت دیں گے۔ اور جس نے بخل کیا اور (اپنے خدا سے) بے نیازی برتی۔ اور بھلائی کو جھٹلایا۔ اس کو ہم سخت راستے کے لئے سہولت دیں گے۔ اور اُس کا مال آخر اُس کے کس کام آئے گا جبکہ وہ ہلاک ہو جائے؟ بے شک راستہ بتانا ہمارے ذمہ ہے۔ اور درحقیقت آخرت اور دنیا، دونوں کے ہم ہی مالک ہیں۔ وآخِرُ الدَّعۡوَانا أنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: Leave Applications: جناب سردار خان صاحب، 27 جون; صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، 27 جون; حاجی قلندر خان لودھی صاحب، 27 جون; جناب امیر فرزند خان صاحب، 27 جون; جناب عبدالکریم خان صاحب، 27 جون; جناب امجد علی خان صاحب، 27 جون; جناب بلاول آفریدی صاحب، 27 جون تا یکم جولائی; محترمہ ساجدہ حنیف صاحبہ، 27 جون; جناب طفیل انجم صاحب، 27 جون; مفتی عبیدالرحمان، 27 جون۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

معزز اراکین اسمبلی! چونکہ ضمنی بجٹ پر بحث کے لئے زیادہ تعداد میں معزز ممبران اسمبلی نے اپنے نام جمع کرائے ہیں لیکن وقت کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد و ضوابط طریقہ کار مجریہ 1988 کے قاعدہ 142 کے ذیلی قاعدہ (3) کے تحت درج ذیل ترتیب سے وقت مقرر کرتا ہوں: پارلیمانی لیڈر دس منٹ، ممبران صاحبان پانچ منٹ، لہذا آپ سے گزارش ہے کہ مقررہ وقت میں ضمنی بجٹ کے حوالے سے اپنی تجاویز پیش کریں، نیز غیر ضروری بحث سے اجتناب کریں، شکریہ۔ جی، ضمنی بجٹ پہ۔

Item No. 4: General discussion on Supplementary Budget for the year 2021-22, janab Sardar Yousaf Zaman Sahib.

رسمی کارروائی

سردار محمد یوسف زمان: میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایک بات کرنا چاہتا تھا، آپ کے نوٹس میں ایک بات لانا چاہتا تھا۔ یہ دو چار دن پہلے گورنمنٹ کی طرف سے بھی ایک کمیٹی بنی، چار وزراء اپوزیشن چیمبر میں گئے، اپوزیشن لیڈر کے ساتھ بات ہوئی، ہم بھی وہاں موجود تھے، اس کا مقصد یہ تھا کہ بڑی خوش اسلوبی سے اسمبلی کا ماحول بھی اچھا ہو اور بجٹ بھی پاس ہو، جس نے بات کرنی ہے، اس کو بھی اجازت ہو لیکن یہاں پر اس دن سی ایم کی جو تقریر تھی، اس کے دوران تھوڑی سی بدمزگی ہوئی جس کی وجہ سے آپ نے یہاں ایک معزز ممبر کو باہر بھی نکال دیا، اس پر دو دن مزید Ban بھی لگا دیا، حالانکہ پارلیمنٹری روایات ہیں، اعتراض بھی کرتے ہیں، احتجاج بھی ہوتا ہے، اس حوالے سے چونکہ پہلے سے یہ طے تھا کہ کوئی ایسی بات متنازعہ بھی نہیں کی جائے گی لیکن چیف منسٹر صاحب نے کچھ اس طرح کی باتیں کیں جو ہمارے پارٹی لیڈر پر

ڈائریکٹ تنقید کی گئی جس کی وجہ سے ہمارے جو معزز ممبر اختیار ولی خان نے اس میں تھوڑا سا احتجاج کیا، اس وجہ سے کہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ہم مختلف پارٹیوں سے تعلق رکھتے ہیں، ہر پارٹی کا اپنا ایک لیڈر ہے، ممبر ہیں، لیکن اگر کوئی اس پر بے جا کوئی اس طرح تنقید، خاص طور پر Floor of the House پر اگر کی جائے گی تو پھر دوسرا ممبر بھی حق رکھتا ہے۔ چونکہ آپ نے میرے خیال میں یا تو جذبات میں آکر جو بھی فوری طور پر ان کو نکال دیا، میری گزارش یہ ہے کہ وہ اس وقت ماحول کو ٹھیک رکھنے کے لئے آپ نے کیا لیکن ہم یہ نہیں چاہتے کہ یہاں اسمبلی کا ماحول خراب ہو، پھر ممبر کی ایک عزت بھی ہے، اس کو بولنے کا حق بھی ہے، اس کے لئے جو دو دن آپ نے مزید رکھے ہیں، میں امید رکھتا ہوں کہ اس Ban کو ہٹایا جائے، اس معزز ممبر کو بھی موقع دیا جائے، اگر کوئی اس طرح کی بات ہو تو وہ بھی کر سکیں اور Ban ہٹایا جائے تاکہ یہ چند دن مزید جو رہتے ہیں، ان میں صحیح انصاف ہو سکے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آپ کا پوائنٹ آگیا۔ میرے لئے تمام ممبران قابل عزت ہیں، قابل احترام ہیں، یہاں پر اکرم درانی صاحب بیٹھے ہوئے تھے، سردار بابک صاحب بیٹھے ہوئے تھے، ہمارے سی ایم صاحب بیٹھے ہوئے تھے، ہمارے منسٹر صاحبان بیٹھے ہوئے تھے، تمام نے باتیں کیں، اپوزیشن نے جتنا وہ کہہ سکتی تھی، گورنمنٹ کے خلاف باتیں کیں، سی ایم صاحب نے سنیں، وزراء صاحبان نے سنیں، ہر قسم کی بات انہوں نے کی، جب سی ایم صاحب نے بات شروع کی، جس طرح سی ایم صاحب نے برداشت کیا، آپ کی تنقید برداشت کی اور وہ سنتے رہے، اسی طرح اختیار ولی صاحب کو بھی سننا چاہیئے تھا، میں یہاں سے دیکھ رہا تھا، درانی صاحب کو میں Appreciate کرتا ہوں، بابک صاحب کو میں Appreciate کرتا ہوں، انہوں نے بار بار منع کیا کہ بیٹھ جائیں لیکن اپوزیشن کا ایک ممبر جو اپنے اپوزیشن لیڈر کو نہیں مانتا، اپنے دوسرے پارلیمانی لیڈر کی بات کو نہیں سنتا تو یہ غلط ہے، میں یہاں سے ان کو کہتا ہوں کہ مت کریں، وہ فرسٹ ٹائم اسمبلی میں آرہا ہے، وہ بچوں کی طرح حرکت ہمیشہ کرتا رہتا ہے، اصلاح کے لئے میں نے اس کو باہر نکالا، اصلاح کے لئے دو دن میں نے اس کے اوپر Ban لگایا ہوا ہے، اصلاح اس کو تو تب ملے گی جب ان شاء اللہ یہ اصلاح قائم رہے گی۔ تھینک یو، آپ اپنی سپیچ جاری رکھیں۔

<u>جناب منور خان</u>: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: منور خان صاحب، ایک منٹ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، ایک منٹ، آپ کے پاس Floor ہے، آپ بات کریں، اب اپنی بجٹ سپیچ پہ بات کریں، بجٹ سپیچ پہ بات کریں جی۔

سردار محمد یوسف زمان: یہ بات سن لیں ناں۔۔۔۔۔

جناب منور خان: جناب سپیکر، اپوزیشن لیڈر نے جس طرح فرمایا، اسی طرح ہم اس پہ عمل کریں گے لیکن آپ اپنا دل بڑا کریں، سی ایم کے ساتھ ملاقات ہوئی تھی، (تالیاں) اگر ایک بندے سے غلطی ہو جائے اور دوسرا بھی اسی طرح کہہ دے کہ نہیں میں اپنی بات پہ قائم رہوں گا تو Kindly یہ سارے آپ سے ریکویسٹ کر رہے ہیں کہ اس ایشو کو کم از کم آپ Solve کر لیں تاکہ ماحول اچھی طرح بن جائے، یہی میری آپ سے ریکویسٹ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منور خان صاحب، میری ان کے ساتھ کوئی ذاتی وہ نہیں ہے، میں صرف ان کو وہ احساس دلانا چاہتا تھا کہ جب حکومت آپ کی سنتی ہے تو آپ بھی برداشت کر کے سنیں، آپ نے ریکویسٹ کی، انہوں نے ریکویسٹ کی، میں نے دو دن کا کہا ہوا تھا، میں آج کے لئے نہیں، کل ان کو Allow کر دوں گا، آج نہیں، کل ان کو Allow کر دوں گا، آپ کی وجہ سے کل کروں گا۔

جناب منور خان: جناب، آج ہی کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، میں کل Allow کر دوں گا، آج نہیں۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شوکت یوسفزئی۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: سن لیں، House in order، سن لیں۔ جی شوکت صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، میں مشکور ہوں، یہ بعض روایات ڈسپلن قائم کرنے کے لئے اچھی بھی ہوتی ہیں اور اچھی بات ہے، میں تو یہ کہتا ہوں کہ دیکھیں، یہ ہمارا ایسا بڑا جرگہ ہے، سارے صوبے کی نمائندگی ہم کرتے ہیں تو میرے خیال سے چوک یادگار اور اسمبلی میں فرق ہونا چاہیئے، ڈسپلن بہت اچھی بات ہے جناب سپیکر، آج ایک اچھی بات یہ ہوئی ہے کہ ہماری اپوزیشن کی کمیٹی بنی تھی، سات ممبران کی وزیر اعلیٰ محمود خان صاحب سے آج ملاقات ہوئی ہے، وہ ملاقات بڑی خوشگوار رہی ہے، یہ سارے خوش ہو کر آئے ہیں، میں اپنی طرف سے، گورنمنٹ کی طرف سے یہ

ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو مدنظر رکھ کر ان کی جو سزا ہے اس کو معطل کر کے واپس آنے دیں۔ چونکہ ہے وہ نیا، اس کو سیکھنا پڑے گا، میں ان سے ریکویسٹ کروں گا، (تالیاں) اس کو سیکھنے کا موقع دیں لیکن اس طرح نہ کریں، اس طرح اگر وہ آزاد چھوڑ دیا جائے تو وہ پھر آپ کے لئے مشکلات بنیں گی، یہ آپ کا فیصلہ بالکل ہمیں، اگر آپ حکومتی بندے کے ساتھ اس طرح کرتے تو ہمیں ماننا پڑتا لیکن میں آپ سے صرف اس وجہ سے کہ گورنمنٹ اور اپوزیشن کی بڑی اچھی میٹنگ ہوئی ہے، دونوں ہم کہتے ہیں کہ مل جل کر چلنا چاہتے ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ جس طرح بجٹ میں انہوں نے تعاون کیا، اب ضمنی بجٹ ہے، ہم چاہتے ہیں کہ آج ہی اس کو تمام کریں، میں آپ کا مشکور ہوں گا، اگر آپ ان کو Allow کریں، اجازت دے دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آج Windup کرنے کے لئے، .Thank you very much جناب سپیکر صاحب، ہمارا اور ٹریژری بنچز کا آپس میں ہو جاتا ہے، کبھی کبھی جب لیڈر شپ پہ بات آتی ہے، آج جتنے اچھے طریقے سے ہماری میزبانی ہمارے سی ایم صاحب نے کی ہے، ہمیں جو عزت دی ہے، ہم اس کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ہماری تمام لیڈر شپ کو انہوں نے بہت عزت بھی دی، ہمارے جو مطالبات تھے وہ بھی مانیں گئے ہیں، آپ کی طرف سے بھی، تیمور جھگڑا صاحب بھی موجود تھے، میں سمجھتی ہوں کہ اس اچھے Gesture کو سامنے رکھتے ہوئے، دیکھیں جب سی ایم صاحب اپنا دل اتنا بڑا کر سکتے ہیں تو میرا خیال ہے کہ ان کا سپیکر بھی اگر اپنا دل بڑا کر لے، آپ نے ہمیں پانچ منٹ دیئے ہیں، ہم صرف دو منٹ بات کریں گے، ہم صرف دو منٹ بات کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، ابھی آپ نے کہا، میں ان کا سپیکر نہیں، میں آپ سب کا سپیکر ہوں، میں نیوٹرل ہوں، میرے لئے تمام ممبران ایک جیسے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بالکل، نہیں نہیں، لیکن پارٹی تو ایک ہی ہے ناں، جناب سپیکر، میں سمجھتی ہوں کہ دیکھیں، یہ خواتین بھی آپ سے ریکویسٹ کر رہی ہیں، اگر آپ ان کو آج اور کل دونوں کے لئے اجازت دے دیں تو ہم آپ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ٹھیک۔ سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر، ستاسو شکریه هم ادا کوؤ، د شوکت صاحب هم شکریه ادا کوؤ۔ حقیقت هم دا دے چې دلته ډسپلن ساتل ډیر زیات

ضروری دی او بیا چې کله هاؤس ته چیف ایګزیکټیو راشی، زما خیال دا دے چې دا د ټول هاؤس اخلاقی طور ذمه داری جوړیږی چې مونږه بیا نور هم ډسپلن اوساتو۔ بدقسمتی دا ده، دلته جوړه شوې ده چې زمونږه دواړو طرفو نه، بلکہ میں اردو میں بات اسی لئے کروں گا کہ جو ہمارے مسلم لیگ کے سینیئرز ہیں، دونوں اطراف سے ایک دوسرے کے خلاف جو Terminology use کرتے ہیں، یہ اٹھتے تو وہ Selected کہتے ہیں اور وہ Imported، جب اس طرح کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں تو ظاہر ہے یہ تلخیاں پھر ممکنات میں آجاتی ہیں، دونوں فریقوں میں، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ اسمبلی ہے، بالکل جلسوں میں ہم تقریریں کرتے ہیں، ایک دوسرے کو مختلف الفاظ سے مخاطب کرتے ہیں، وہ بھی اچھا نہیں ہے لیکن پھر بھی اسمبلی میں بڑا ضروری ہوتا ہے۔ اس دن میرے خیال میں سی ایم صاحب بیٹھے تھے، انہوں نے وہ تمام تقریریں بالکل تحمل سے سنیں، میں ہمیشہ اپنے ساتھیوں کو کہتا ہوں کہ جتنی سخت بات میں کرتا ہوں لیکن وہ سنتے ہیں، پھر ہمیں بھی سننا چاہیئے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> انہوں نے بار بار آپ کو کہا، آپ کو ایڈریس کرکے کہا بھی۔

<u>جناب سردار حسین:</u> جی بالکل، ہمیں سننا چاہیئے، چیف ایگزیکٹیو سے بھی ہماری یہی ریکویسٹ ہوگی کہ اگر وزراء یا ممبران ایک دوسرے کو الفاظ سے مخاطب کرتے ہیں، چیف ایگزیکٹیو پھر تمام صوبے کے چیف ایگزیکٹیو ہیں، ان کو بھی ذرا ضرور بولنے میں ہم سب کو احتیاط کرنی چاہیئے، ہمیں وہ الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہئیں جن سے کسی کے لیڈر کی دل آزاری ہو، کسی کے Narrative کی مطلب ان کو وہ ہو۔ چیف ایگزیکٹیو سے بھی ریکویسٹ کریں گے، میں نے اس وقت بھی اختیار ولی صاحب کو کہا کہ دیکھیں انہوں نے ہمیں سنا ہے، اخلاقی طور پہ وہ اگر سخت سے سخت بات بھی کرلیں، آپ نوٹ فرمائیں، Next time جب اگر آپ کو موقع ملا تو آپ جواب دے دیں، میں نے ان کو کہا بھی تھا، میں بھی آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ ہمارے نئے ممبر ہیں، یہی کافی تھا، ممبران کا اپنا بھی استحقاق ہے، آپ کا اپنا ایک Discretion ہے، اختیار ہے لیکن میں بھی ریکویسٹ کروں گا کہ تلخیاں جو ہیں وہ ختم ہوں، اگر ان کو Allow کردیں، ہم ریکویسٹ کرتے ہیں۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔

جناب سردار حسین: میرے خیال میں تلخیاں جب ہم ختم نہیں کریں گے، صوبے کے حالات، ابھی ضمنی بجٹ پہ ہم بات کریں گے ایک سو ستر (170) ارب روپے جو ضمنی بجٹ میں چلا گیا ہے، یہ ایسے ایشوز ہیں کہ Sensitive سنجیدہ ایشوز ہیں، ریکویسٹ کرتے ہیں کہ ان کو Allow کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تمام ممبرز نے، اپوزیشن کے ممبران نے جس طرح بابک صاحب نے بات کی، یوسف زمان صاحب نے بات کی، نگہت اورکزئی میڈم نے بات کی، ہمارے منور خان صاحب نے بات کی، پھر شوکت صاحب نے بھی بات کی، میرا ان کے ساتھ کوئی اپنا ذاتی اختلاف نہیں ہے لیکن وہ اصلاح کے لئے ان کو باہر میں نے نکالا، کیونکہ وہ ماحول خراب کرنا چاہ رہے تھے، انہوں نے ریکویسٹ کی، میں پھر انہی ممبران سے بھی یہ ریکویسٹ کروں گا، جب میں ان کو Allow کروں گا تو آنے کے ساتھ ایسی وہ کوئی حرکت نہیں کریں گے، پھر میں مجبور ہو جاؤں کہ پھر مجھے نکالنا پڑے، مطلب وہ آتے ہوئے ایسی کوئی حرکت نہ کریں، یہ اس کی Surety آپ تینوں مجھے دیں گے کہ ایسے کوئی الفاظ یا ایسی کوئی حرکت وہ نہ کریں کہ پھر میں ان کو باہر نکال دوں، وہ سردار یوسف زمان صاحب سے میں ریکویسٹ کروں گا، اگر میں ان کو آج Allow کرتا ہوں، آپ کی ریکویسٹ پر، بابک صاحب کی ریکویسٹ پر، نگہت اورکزئی کی ریکویسٹ پر یا منور خان صاحب کی ریکویسٹ پہ، تو پھر وہ ایسی کوئی حرکت نہیں کریں گے کہ میں مجبور ہو جاؤں، پھر ان کو مجھے ایک ہفتے کے لئے نکالنا پڑے، ایسے آپ ان کو Guide کریں گے۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر، آپ کا بھی شکریہ، شوکت یوسفزئی صاحب کا بھی شکریہ، سارے ممبران کا شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ان کی ریکویسٹ پر ان کو Allow کرتا ہوں، ان کو Allow کر دیں۔

(تالیاں)

سردار محمد یوسف زمان: بہت شکریہ، بڑی مہربانی، آپ نے یعنی جو ایک فراخ دلی کا مظاہرہ کیا ہے، اس ہاؤس کی عزت کی بات ہے، آپ نے جس طرح آپ نے خود کہا ہے کہ سپیکر پورے ہاؤس کا سپیکر ہوتا ہے، اس حوالے سے آپ کی بھی عزت کا ہم خیال رکھتے ہیں، سارے خیال رکھتے ہیں۔ سی ایم جو ہیں وہ بھی لیڈر آف دی ہاؤس ہیں، اس کا بھی ہم خیال رکھتے ہیں، اس کا اندازہ ہمیں ہے، خدانخواستہ بقول آپ کے، چونکہ وہ نیا ممبر تھا، بعض نئے آدمی کو سیکھتے سیکھتے کافی ٹائم لگتا ہے، ایسی باتیں ہو جاتی ہیں، ان کو بھی آپ درگزر کریں، ان شاء اللہ وہ بھی خیال کریں گے۔ شکریہ۔

ضمنی بجٹ برائے مالی سال 2021-22ء پر عمومی بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سٹارٹ کریں، اپنی سپیچ سٹارٹ کریں لیکن دس منٹ کے اندر اندر آپ نے Windup کرنا ہے، تھینک یو۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر، ایک تو بڑی اچھی روایات قائم کی کہ جو بجٹ پاس کیا، ہم نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور گورنمنٹ کی طرف سے بھی Good gesture کا مظاہرہ کیا، تاہم جو ضمنی بجٹ کے حوالے سے پچھلا جو عرصہ گزرا ہے، ایک سال کے عرصہ میں ہم نے کئی دفعہ یہ نشاندہی بھی کی کہ بجٹ پورے صوبے کے لئے ہوتا ہے، پھر جو اے ڈی پی بھی بنتی ہے، Across the board پورے صوبے کے تمام حلقوں کو سامنے رکھتے ہوئے ان کی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے بنتی ہے، عوام کی بھی ضروریات ہوتی ہیں، اسی حوالے سے عدالت عالیہ نے بھی فیصلہ کیا کہ جتنا بھی، اگر بجٹ ہوگا یا جو فنڈز ہوں گے، اس کے ساتھ جو اے ڈی پی بنے گی، وہ برابری کی سطح پر تقسیم ہو گی، بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس کے باوجود ہم نے دیکھا ہے کہ ہمارے علاقوں کو بھی نظر انداز کیا ہے، بہت سارے محکمے ہیں، ایسے محکمے ہیں جو کہ عوام کی فلاح کے لئے جو ضروریات ہیں، ان کو سامنے رکھتے ہوئے وہ کام کرتے ہیں لیکن ان پر یہ قدغن جو لگائی گئی کہ آپ فلاں حلقوں میں وہاں کام نہ کریں، اس وجہ سے ہمیں ضرور اس بات کا احساس بھی ہے، ہم اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے یہ باور بھی کراتے ہیں کہ جہاں Need basis پر عوام کی ایک ضرورت ہے، وہاں ضرور بجٹ میں اس کی Provision رکھی جائے، لوگوں کے کام کرائے جائیں، وہ اگر اپوزیشن ممبرز ہیں یا کسی بھی پارٹی، مثلاً ہمارا تعلق پاکستان مسلم لیگ نون سے ہے، ہمیں نہ دیں لیکن وہاں پر جو لوگ ہیں، اس صوبے کے لوگ ہیں، اس صوبے کا وہ حلقہ ہے، ضرور ان کو وہ فنڈز بھی دیئے جائیں، کام بھی کئے جائیں۔ پچھلے دو سال سے ہمیں ایک فنڈ جو سی ایم صاحب نے دس دس کروڑ روپے کہا کہ آپ کو دیتے ہیں لیکن جو بھی ہے، اگر امبریلہ سکیم تقسیم ہوئی تو اس میں ہمیں کوئی ڈیڑھ کروڑ یا دو کروڑ ریلیز ہوئے، باقی نہیں کئے، بلکہ دو نہیں تین کروڑ ریلیز ہوئے، باقی بند ہیں جس کی وجہ سے وہ کام بھی متاثر ہیں، اب یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس بجٹ میں سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ ہے یا پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ہے، اس کے ساتھ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ، اس کے لئے مزید بھی ڈیمانڈ کی گئی ہے، یہ ہاؤس بھی اس کو پاس کرے گا لیکن Ground reality کو بھی دیکھنا چاہیئے، Ground reality کہ اگر اتنی زیادہ رقم وہ چاہتے ہیں، اس کے لئے ڈیمانڈ دی ہے، اس ہاؤس سے اس کو پاس بھی کرانا ہے، یہ ہاؤس عوام کا منتخب نمائندہ ہاؤس ہے، عوام

کو کتنی سہولت ملی ہے، عوام کو کتنا ریلیف ملا ہے، یہ پبلک ہیلتھ کے حوالے سے میں کہوں گا کہ پچھلے تین سال سے چار سال سے میں کوشش کر رہا ہوں، مانسہرہ کے حوالے سے جو بات ہوئی ہے، وہاں کے یہ بابر خان بھی بیٹھے ہوئے ہیں، وہ مانسہرہ سٹی چونکہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کواٹر ہے، اس کے لئے Gravity water supply scheme کے لئے کوشش کی گئی، ابھی تک اس پر کام شروع نہیں ہوا، ابھی اٹھارہ ارب کی بات ہوتی ہے، چار ارب پانچ ارب کی بات ہو رہی تھی لیکن وہ بھی Foreign funded scheme ہے، اس بجٹ میں کوئی Provision نہیں رکھی گئی پچھلے سال، جس کی وجہ سے، یعنی وہ اے ڈی پی میں تو Reflect ہے لیکن کام ہی شروع نہیں کیا گیا۔ ابھی ہم نے جو سپیشل گرانٹ وزیر اعظم سے منظور کرائی، اس میں ہم نے تقریباً چالیس کروڑ روپے اس کے لئے مختص کئے ہیں کہ فوری طور پر ایک ضرورت ہے جو مانسہرہ سٹی کی پوری کی جاسکے، لیکن جو اصل سکیم ہے، اس کی ابھی تک Approval نہیں آئی، میں شکیل خان صاحب کا مشکور ہوں کہ اس دن آئے، انہوں نے حقیقت کا مجھے بتایا کہ ابھی وہ اس کی منظوری فیڈرل گورنمنٹ سے دی جائے۔ میں نے اپنے حلقے میں مختلف کھن شکورہ سکیم کی بات کی، دال بنڑی کی بات کی، اسی طریقے سے جگوڑی کی بات کی، لنکہ شہر اور سرن ویلی، گوش ویلی، بفہ مختلف جگہوں میں جو پانی ایک بنیادی ضرورت ہے، اس کے لئے شنکیاری وغیرہ، یہ سارے علاقوں میں لوگ روز ڈیمانڈ کرتے ہیں، پچھلے دو سال سے ہم کہہ رہے کہ جو سکیمیں بند ہیں، ان کو تو مکمل کرائیں، وہ بھی مکمل نہیں کرائیں جو سردار چمندری ایک سکیم تھی وہ بھی مکمل نہیں کرائی، حالانکہ اس کے لئے فنڈز بھی گئے ہیں، یہ ڈیمانڈ جو ہو رہی ہے، فنڈز اگر گئے تو مکمل کیوں نہیں ہے؟ عوام کو تو ریلیف ملنا چاہیئے، یہ کیوں نہیں ہو رہا؟ میں مشکور ہوں کہ سی ایم صاحب نے چار سال کے بعد ایک کالج اناؤنس کیا، یہاں اس Floor of the House سے ہم نے چار کالج کی ڈیمانڈ کی تھی، ایک سال میں ایک ایک کالج اگر ہمیں دیتے تو کم از کم یہ چار سال میں واحد کالج ہے، جو گرلز ہے، ہمارے علاقے کی ضرورت بفہ تحصیل پکھل کی ضرورت تھی، وہ پوری ہو جاتی۔ ایک کونچ میں کالج ہماری ڈیمانڈ تھی، بہت بڑا علاقہ ہے، وہاں پر کوئی کالج نہیں ہے، ایک سرن ویلی بہت بڑا علاقہ ہے، شنکیاری بفہ بہت بڑا علاقہ ہے لیکن بالآخر ایک کالج کی ابھی انہوں نے کمٹمنٹ کی، اللہ کرے کہ وہ ہو جائے لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ یہاں پر جو بھی، اگر کام جو کہا جائے اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ پچھلے عرصہ میں ہم نے دیکھا ہے، ہمارے ساتھ جو وعدے وعید ہوئے تھے، وہ مکمل نہیں ہوئے، آج ہماری کمیٹی گئی تھی، وہاں پر بڑی اچھی بات ہوئی، اس طرف سے یقین دہانی دوبارہ

کرائی گئی کہ آپ کے حلقوں کو اس طرح نظر انداز نہیں کریں گے، وہاں پر آپ کو ایک Percentage اپوزیشن کو، وہ بھی اس میں شامل کریں گے، اے ڈی پی میں برابر شامل کریں گے، مجھے امید ہے کہ اب وہ اس پر کام کریں گے لیکن جو پہلے سے فنڈز رکے ہوئے ہیں جو کہ ابھی تک وہ نہیں ملے، مزید جو ڈیمانڈ ہوئی ہے، وہ کس کے لئے ہوئی ہے؟ کم از کم اس میں تو یہ یقین دہانی کرائیں کہ وہ کس مقصد کے لئے، روڈ سیکٹر پر جو کہ ہم بار بار کہتے رہے (گھنٹی بجائی گئی) ایم اینڈ آر میں جو فنڈز گئے ہیں، وہ وہاں پر علاقوں میں تقسیم ہونے تھے، وہاں کام ہونے تھے لیکن اگر روڈز بند تھے، وہ کھلے ہیں، میرے حلقے میں کام کئے ہیں، اس کا لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت کام کرایا اور ٹھیکدار نے وہاں پر چند لاکھ روپے دے کر باقی اپنی جان چھڑا دی ہے، یہ ان حلقوں میں جہاں اگر برف کی وجہ سے، سیلابی بارشوں کی وجہ سے، سلائیڈز کی وجہ سے روڈز بند تھے، PK-34 میں وہاں اگر فنڈز گئے ہیں، وہ ان کو کیوں نہیں ملے؟ اس کے بارے ضرور پوچھنا چاہیئے کہ ان کو ضرور ملنا چاہیئے تھا، Up-gradation سکولوں کی یا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے جو بی ایچ یوز، آر ایچ سیز ہو گئے ہیں، اگر Facility کم تھی، وہ کیوں ان کو نہیں مل سکے تھے؟ یہ کم از کم ان کی ذمہ داری بنتی ہے، ہر ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری بنتی ہے، اس حوالے سے میں یہ باور کرانا چاہتا ہوں کہ ان کو، چاہے وہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ہے، جو پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ہے، ایگریکلچر ہے، ہیلتھ ہے، ایجوکیشن ہے، اس کے ساتھ روڈ سیکٹر ہے، میں نے اس دن بھی بات کی، 1992 سے ابھی تک ایک پل جو ملکہ پل ہے وہ نہیں بنا، بٹل سکہ روڈ 1992 سے خراب ہے، اس کے لئے باقاعدہ جو سٹینڈنگ کمیٹی کے جو چیئر مین تھے وہ بھی وہاں گئے، کمیٹی کے ممبرز گئے، وزٹ کیا، انہوں نے رپورٹ بھی دی، جو اپوزیشن اور گورنمنٹ کے ممبرز تھے لیکن وہ بھی کسی میں شامل نہیں کیا گیا، حالانکہ ایم اینڈ آر کے جو بھی فنڈز ملے تھے وہ بھی خرچ نہیں کئے گئے (اس مرحلہ پر دوبارہ گھنٹی بجائی گئی) میں یہ کہہ رہا تھا کہ یہ جو ابھی بجٹ آپ نے پاس کر دیا، باقی ضمنی بجٹ بھی ظاہر ہے کہ وہ بھی پاس کرا لیں گے، اتنی یعنی وہاں پر جو اس کی نگرانی کرنی ہے، اس کی نگہداشت کرنی ہے، ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری تھی، اس کو دیکھنا چاہیئے تھا، اس روڈ کی رپورٹ بھیجنی چاہیئے تھی، ہم مطمئن ہوتے، وہاں علاقوں میں ہوتا ہے، یہ جو کام ہے، ضلع مانسہرہ میں مختلف جگہوں میں تو خیر ہوئے ہوں گے لیکن جہاں تک میرے حلقے کی بات ہے، وہاں نہیں ہوئے۔ پھر ہزارہ کی بات میں ضرور کروں گا، ہزارہ کو بالکل ہم محسوس کرتے ہیں، یہ حقیقت ہے، ہم نے پہلے کبھی یہ بات اس طرح نہیں کی، اب ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہزارہ کو نظر انداز کیا جاتا ہے، بہت سارے سیکٹرز میں نظر انداز

کیا جاتا ہے، کسی ایک جگہ جوان کا ممبر ہے،ان کی پارٹی سے تعلق رکھتا ہے،اس کو فنڈ دیتے ہیں، یہ پورے ہزارہ کا نام ہوتا ہے، یہ نہیں ہونا چاہیئے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: بلکہ سارے ہزارے کو چاہے وہ کوہستان ہے، چاہے بٹگرام ہے، مانسہرہ ہے، تورغر ہے،اسی طرح ایبٹ آباد اور ہری پور ہے، یہ بہت بڑا علاقہ ہے،لوگ اسی لئے مایوس ہیں، ہم بات کرتے ہیں کہ ہمیں یا تو علیحدہ صوبہ دیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Windup کریں۔

سردار محمد یوسف زمان: علیحدہ صوبہ اس لئے مانگ رہے ہیں کہ ہمیں نظر انداز کر رہے ہیں،اس لئے بات کر رہے ہیں،اس وجہ سے نظر انداز نہ کریں، ہمیں برابری کا جو فنڈ ہے وہ دیا جائے تاکہ لوگوں کے وہ کام بھی ہو سکیں،لوگ مطمئن ہو سکیں۔خدانخواستہ اگر یہ صورتحال رہی تو صوبہ ہم انتظامی طور پر مانگتے ہیں، پہلے سے بھی یہ ڈیمانڈ ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو،Windup کریں، تھینک یو جی۔

سردار محمد یوسف زمان: آئندہ بھی کرتے رہیں گے لیکن جو اس وقت ہمارا حق ہے، اس صوبے میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی، تھینک یو۔ میں نے بتا دیا، سردار یوسف صاحب،آپ کی پارٹی کے لوگ گیٹ کے سامنے کھڑے ہیں،ان کو جا کر گیٹ کلیئر کرا دیں،اس لئے کہ آپ کی ریکویسٹ پہ میں نے اختیار ولی صاحب کو Allow کر دیا ہے،اب ابھی جا کر ان سے گیٹ خالی کرا دیں،آپ جائیں۔ دوسری بات، میری تمام ممبران سے ریکویسٹ ہے کہ وہ اگر بات کریں تو ضمنی بجٹ پر بات کریں،اس لئے کہ بجٹ پاس ہو چکا ہے، ضمنی بجٹ پہ بات کیا کریں، تھینک یو۔ میرے پاس ابھی سیریل نمبر میں ہیں، میں سیریل وائز آ رہا ہوں، پارلیمانی لیڈرز میں صرف یہ بیٹھے ہوئے تھے، نثار احمد صاحب موجود نہیں، Lapsed. اختیار ولی خان صاحب کو میں نے Allow کیا لیکن موجود نہیں ہیں۔ مسٹر خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ جناب سپیکر صاحب، ډیره مننه۔ نن چې کوم د سکشن دے ، هغه سپلیمنټری بجټ باندې دے ، زمونږ چې کوم

آئینی Provision دے نو هغې کښې دوه قسمه وی، یو سپلیمنټری وی او Access budget، اوس دې څیز کښې چې ما دا کوم د منسټر صاحب تقریر واوریدو یا ما دا کتاب کتلے دے، دا نور په دیکښې دا وضاحت نه دے شوے چې دا سپلیمنټری ګرانټ غواړی او که دا Access غواړی؟ ځکه چې تاسو اوګورئ کنه، Constitution چې کوم Relevant دغه دے آرټیکل دے، په هغې کښې د ضمنی بجټ نوم نشته، په هغې کښې سپلیمنټری ګرانټ دے او دا ګرانټ دے، دا یو امداد ته وائی، دوه څیزونو باندې کیږی، لکه سپلیمنټری او Access کښې دا وی چې یره یو څیز زیات اولګی او یو منصوبې د پاره یو سکیم د پاره یو Amount specified شوے وی، مقرر شوے وی، مختص شوے وی خو د ګرانټ په وجه یا په څه وجه باندې هغې باندې پیسې ډیرې زیاتې اولګی، نو وائی مونږ ته Access grant پکار دے۔ سپلیمنټری هغه وی چې یره نوې یو محکمه جوړه شی یا نوې څه داسې ډیپارټمنټ کهلاؤ شی یا داسې بل یو پراجیکټ کهلاؤ شی، د هغې د پاره د پیسو ضرورت وی او هغه په هغه بجټ کښې نه وی راغلے نو په هغې کښې سپلمنټری وی۔ اوس دیکښې وضاحت نشته دے خو بهرحال زه به دا اووایم چې دیکښې کوم دا دوئ فګرز ورکړی دی، دا د منسټر صاحب دا کوم تقریر دے، دیکښې خو ټول زاړه ډیپارټمنټس دی او ډیپارټمنټ خرچونه کړی دی او سپلمنټری مونږ نه غواړی، دیکښې هیڅ شک نشته، مونږ به ورله ورکوؤ خو زه به هم منسټرصاحب ته او زه به بار بار دې هاؤس ته هم اووایم چې تاسو اخراجاتو کمولو د پاره څه تجویزونه ورکوئ؟ لکه پکار ده چې ډیپارټمنټ ئے هم، دا رولنګ پارټې یا منسټر صاحب دې اووائی چې یره مونږ به بچت څنګه کوؤ، مونږ به خپلو اخراجاتو کښې کمے څنګه راولو او کوم کوم ځائې کښې زمونږه Extra expenditure دے، هغه به څنګه مونږه کموؤ؟ ځکه که چرې اخراجات مونږ هم دغسې زیاتوؤ نو مونږ به بیا دغسې سپلیمنټری، داسې وخت به راشی چې سپلیمنټری کوم بجټ دے یا ګرانټ دے، هغه به د ریګولر بجټ نه زیات شی، که مونږ په دې باندې قدغن اونه لګولو یا په دې باندې مونږه داسې Step وانه خلو۔ بل سپیکر صاحب، شکر الحمد للّٰه ته هم د ضلع پیښور سره تعلق ساتې او کم از کم مونږه دلته چوده ایم پی اے ګان یو او په هغه چوده کښې ته

ډپټي سپيکر ئې او ورکښې دا زمونږه څلور پينځه منسټران هم دی خو حقيقت دے ، که مونږه دا بجټ اوګورو نو دیکښې بالکل زمونږه دا ضلع پيښور Ignore شوې ده، يو ميګا پراجيکټ پکښې نشته دے ، که مونږ دې ته ميګا پراجيکټ وايو چې يره په دغه باندې په سړکونو باندې او په پلونو باندې او په لوئې لوئې برجونو باندې او دا دې ګلونه اولګوؤ، مونږ به Artificial flowers لګوؤ يا مونږ به دا تختئ او دغه به کوؤ نو دې ته ډيويلپمنټ نه وائی، پکار دا ده چې پيښور دا د پختونخوا دارالخلافه ده، د ټول پيښور د پختونخوا خلق دلته اوسيږی، د دې آبادی هم د هغې په وجه باندې زياته ده، ضروريات هم زيات دی نو زما به دا يو خواست وی چې کم از کم يو لوئې هسپتال دې لا جوړول پکار دے چې جوړ شی ځکه زه به تاسو ته دا اووايم، ستاسو عمر خو ډير کم دے خو زما دا يو هسپتال ايل آر ايچ زما د پيدائش نه مخکښې جوړ شوے دے ، انګريزانو جوړ کړے دے او دا دوه، مونږه چې کله سټوډنټان وو، مونږ به تلو، دې نه پس هيڅ قسم په دې علاقه کښې لوئې هسپتال نه دے جوړ شوے چې هغه د دې وطن ضرورت دے ، ته په سړک باندې ځائې ورکولے شې، زه په کوهاټ روډ باندې هم ځائې ورکولے شم، زه په انقلاب روډ باندې هم ځائې ورکولے شم، نو پکار ده چې داسې منصوبې راشی چې زمونږه پيښور دغه شی، Even زه به تاسو ته دا اووايم چې په رورل ايريا کښې د څښکلو اوبه هم نه ملاويږی او کومې چې ملاويږی نو هغه د څښکلو قابلې نه وی او نه هلته داسې څه پراجيکټ شته، زه به تاته اوس هم اووايم، د دې افسران به ناست وی، د پبلک هيلته والا ، چې زه مخکښې ورځو کښې زه او صلاح الدين پبلک هيلته سيکرټری سره ملاؤ شو او سليمان خيل يو کلے دے ، تا به اوريدلی وی، ډير پسمانده دے ، په داسې وخت کښې هم هلته د اوبو څښکلو درک نه لګی، نن نه مخکښې چرته يو پبلک هيلته ټيوب ويل جوړ شوے دے ، درې تنان پرې نوکران دی او هغه هم لوکل خلق نه دی، تنخواګانې اخلی او ته په خدائے يقين اوکړه، For the last three and four years هغه هم داسې پروت دے ، پائپونه ئے په لاره کښې کهلاؤ پراته دی، هغه سيکرټری صاحب ايکسئن ته هم اووئيل او هغه ايکسئن لا تر اوسه پورې نه مونږ له رپورټ راکړو، نه ئے مونږ سره ميټنګ اوکړو، صلاح الدين دغه دے

ناست دے ، نه به ئے د هغه څه تپوس کړے وی، اخر دا پیسې چرته لاړې شی، اخر چې تاسو دې د پاره Maintenance د پاره پیسې ایږدئ او تاسو هم هغې باندې درې تنان تنخواګانې هم اخلی او بیا هغه خلقو ته او زما حلقه نه ده خو زه هلته هغه دعا له لاړم او هغه دعا کښې ما ته هغه حجره کښې مشرانو اووئیل چې یره وکیل صاحب، زمونږ درې کاله نه دغلته یو ټیوب ویل جوړ شوے دے د پبلک هیلتھ او هغه وران دے ، پائپونه ټول خلقو ورنه اوړی دی، اوس هغه سیکرټری به دلته کښې چرته ناست وی، اوس هغه نه دا تپوس به څوک کوی؟ او هغه ایکسیئن نه به څوک تپوس کوی؟ نو هم دغه څیزونه دی چې زمونږ اخراجات زیات دی او زمونږ آمدن کم دے ، په هغې کښې مونږ ته دا ضرورت راشی، زما به دا وی چې یو خو دې پیښور ضلع ته توجه ورکول پکار دی، دا زمونږه زړه دے د پختونخوا ، د دې ایم پی اے ګان زیات دی، ایم این اے ګان ئے زیات دی، صرف سړکونو جوړول نه دی پکار، صرف په پخو لارو باندې سړکونه نه دی پخول، صرف پخو وینړو باندې دوباره سیمنټ لګول نه دی پکار، د دې نه رااوځئ او مونږ دیکښې هغه څیزونو کښې، لکه ما هغه بله ورځ خبره اوکړه، لاء یونیورسټی پکار ده، قانونی یونیورسټی پکار ده، نورې یونیورسټئ پکار دی، ګیر چاپیره نور داسې سکیمونه کول پکار دی چې په هغې کښې خلقو ته Jobs هم ملاؤ شی او دې علاقې ته او زمونږ پیښور پرې ښه اوښکاری۔ ډیره مهربانی، دا یو څو خبرې وی، ډیره مننه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ مسز نعیمہ کشور خان۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر، آج ہم ضمنی بجٹ پہ بات کر رہے ہیں، ضمنی بجٹ جس کی ہمیں آئین Provision دیتا ہے کہ آئینی طور پہ ہمیں یہ Provision حاصل ہے، آرٹیکل 124 کے تحت آئین میں یہ Provision رکھی گئی ہے کہ جب حالات ایسے ہوں کہ کوئی آفات ہوں، کوئی ایسے حالات بن جائیں تو پھر حکومت کے پاس یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ ضمنی بجٹ کے ذریعے وہ خرچے کر سکتی ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کوئی بھی حکومت ایسی نہیں آئی کہ وہ اس ضمنی بجٹ سے نکل سکی۔ وہ آخراجات جس کا ہمیں پتہ ہی نہیں ہے کہ کہاں پہ خرچ ہوئے، کیسے خرچ ہوئے ؟ اس ہاؤس کو ایک ربڑ سٹمپ بنا کر ہمیں اس کی آج Approval دینا پڑ رہی ہے، ہمیں کچھ پتہ نہیں ہے کہ یہ کہاں پہ اخراجات

ہوئے؟ ہم تو سمجھ رہے تھے کہ یہ حکومت بہت سمجھدار ہے، ہمارا فنانس منسٹر بڑا پڑھا لکھا ہے، بڑا پلاننگ کر کے آتا ہے، بڑی سوچ سمجھ کر آتا ہے، کم از کم اب تو ان کو اس پہ نظر ثانی کرنی چاہیئے، ٹھیک ہے آئین میں Provision ہے لیکن اب اس کو ہمیں ختم کرنا چاہیئے، یہ ضمنی بجٹ نہیں آنا چاہیئے، یہ ضمنی بجٹ کا خاتمہ ہونا چاہیئے، ہمیں اس کو ختم، ٹھیک ہے آئین میں جس طرح عرض کیا کہ Provision دینی چاہیئے اور دیتے بھی ہیں، ہر حکومت دیتی ہے لیکن کم از کب ہم اس کو ختم کریں گے، کب ہم اس ربڑ سٹمپ کو ختم کریں گے؟ یہ سارے خرچ ہو چکے ہیں، اب ہمیں کہتے ہیں کہ آپ اس کو پاس کریں، یہ خرچے آپ کر چکے ہیں، اب ہم پاس کریں نہ کریں، ہم اس پہ بحث کریں نہ کریں، کوئی فائدہ نہیں ہے، اب ان خرچوں کو دیکھیں کہ کیا خرچ ہوئے ہیں؟ اب اس طرف آتے ہیں، اگر آپ دیکھیں، نمبر ون پہ جو ہے وہ صوبائی اسمبلی کا، نمبر دو انتظامیہ کا ہے، نمبر تین پہ جیل کا ہے، نمبر چار پہ ایڈمنسٹریشن، اگر میں گنتی جاؤں ناں، ٹائم میں زیادہ لوں گی، اس لئے نہیں کروں گی، میجارٹی یا تو ریکروٹمنٹ کی ہے یا پھر گاڑیاں خریدی گئی ہیں، گاڑیوں کی Repairing ہوئی ہے، کیا یہاں پہ ہم بار بار بات کرتے ہیں کہ ہم بچت کر رہے ہیں، ہم زیادہ خرچ نہیں کر رہے تو پھر کیوں ہم بار بار گاڑیاں خرید رہے ہیں؟ مرمتوں پہ خرچ کر رہے ہیں، بلڈنگز پہ خرچ کر رہے ہیں، پھر کیوں ہم خرچ بڑھا رہے ہیں؟ ایک طرف تو اسی گورنمنٹ کے بقول کہ جب Imported حکومت نئی آئی تھی، Selected حکومت تھی تو ان کا آئی ایم ایف سے وعدہ تھا کہ ہم اپنے خرچ کم کریں گے، پھر یہ کیوں ہم نے خرچ بڑھائے؟ کیوں ہم نے گاڑیوں پہ خرچ کئے؟ کیوں ہم نے اتنی ریکروٹمنٹ کی؟ ہم نے سیلریاں بڑھائیں، ہم نے اتنے Increments دیئے، جبکہ ہمارا Agreement تھا کہ ہم اس کو نہیں کریں گے۔ اگر یہاں پہ دیکھیں، نمبر 10 پہ یا نمبر 11 پہ کہ ہم نے جنگلی حیات کے لئے رقم رکھی ہے یا جنگلات کے لئے، دوسری طرف ہم اگر دیکھیں تو ایک ہم نے جنگلات کو تباہ کیا اور جنگلی حیات کو بھی ہم نے تباہ کیا، مجھے اس پہ اعتراض نہیں ہے کہ ہم نے فنڈز دیئے، مجھے اس پہ اعتراض ہے کہ ہم نے جنگلات کو بھی جلایا، جنگلی حیات کو بھی جلا دیا کیونکہ جب پورے صوبے میں آگ لگی ہوئی ہے، ہمارے جنگلات میں، ایک تو ہمارے جنگلات جل گئے، ہم یہاں پہ ایک بڑا دعویٰ سن رہے تھے کہ بلین ٹریز کی سونامی آئی ہے لیکن جنگلات کو آگ لگی ہوئی ہے، ایک جو Already ہم موسمیاتی تغیر کا شکار ہیں، اس سے ہمارے جنگلات جل گئے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہماری جنگلی حیات کو جو نقصان پہنچا ہے، بہت افسوس ہو رہا ہے کہ اس کے ساتھ ہمارے جو سالوں کے جنگلات ہیں، ایک تو وہ جل گئے،

دوسرے اس کے ساتھ ہمارے جو پرندے تھے، ہماری جنگلی حیات تھی، اس کو بھی بہت زیادہ نقصان ہوا ہے، اس کو بہت زیادہ میرے خیال میں، مجھے اس پہ بہت زیادہ افسوس ہے کہ اس کو روکنے کے لئے ہم نے کچھ زیادہ ٹھوس اقدامات نہیں کئے، اس پہ مجھے زیادہ دکھ اور افسوس ہے، اس لئے مجھے اس ضمنی پہ بھی ہے۔ ایک آخری چیز پہ خیر میں بات کرتی ہوں، لوکل گورنمنٹ کا ادھر ہم وہ کر رہے ہیں کہ نمبر 17 پہ میں بات کرتی ہوں، End میں، اس پہ یہاں ہم ضمنی بجٹ میں اس کو فنڈ دے رہے ہیں لیکن جب فنانس بل ہم پاس کر رہے تھے، لوکل گورنمنٹ میں ہمارا اختیار نہ ہوتے ہوئے ہم نے فنانس بل میں لوکل گورنمنٹ فنڈ پہ کٹ لگایا اور اس کا فنڈ ہم نے کم کیا، یہ ایک افسوسناک بات ہے، ہم یہاں پہ ضمنی بجٹ تو دے رہے تھے لیکن ادھر سے ہم نے لوکل گورنمنٹ فنڈ میں فنانس بل میں، پچھلے فنانس بل میں اس کو کم کیا، یہ ایک افسوسناک چیز ہے کہ ہم نے لوکل گورنمنٹ کے اختیارات بھی کم کئے، لوکل گورنمنٹ فنڈ بھی کم کیا، پھر یہاں پہ کیوں آپ اس کو ضمنی بجٹ دے رہے ہیں؟ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ لطف الرحمان صاحب۔

جناب لطف الرحمان: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب، نن خو سپیشل مهربانی دې او کړه چې نوم دې اغستے دے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو همیشه ګیلې کوئ کنه، نن تاسو نه مخکښې اپوزیشن اووئیل چې زمونږه سی ایم صاحب سره ډیر بنه ملاقات شوے دے نو هغوی ډیر خوشحاله وو، ما وئیل چې دوئ خوشحاله دی چې تاسو هم نن خوشحاله کړم۔

جناب لطف الرحمان: بنه ده، ډیره مهربانی۔ (قہقہہ) بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

جناب سپیکر، بہت بہت شکریہ آپ کا۔ اس وقت ضمنی بجٹ کے حوالے سے ایوان میں بحث شروع ہے، بنیادی طور پہ ضمنی بجٹ جب پیش کیا جاتا ہے تو اس کا مقصد بنیادی، اگر کوئی Solid reason ضمنی بجٹ کے حوالے سے نہ ہو، پھر اس کا دوسرا مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ ایک ناقص منصوبہ بندی کی وجہ سے جو پورے سال میں منصوبہ بندی صحیح نہ ہونے کی وجہ سے ضمنی بجٹ پیش کیا جاتا ہے۔ بجٹ کے حوالے سے کچھ سوالات ہیں، ان سوالات سے پہلے پرسوں بجٹ کی 'وائنڈ اپ' تقریر میں جناب چیف منسٹر صاحب نے یہاں ایوان میں تقریر کی، پھر جس طرح سے انہوں نے آزادی کی بات کی، خود مختاری کی بات کی، غلامی سے آزادی کی بات کی، تو مجھے سمجھ آیا کہ ان کے لیڈر کا یہ بیانیہ جو انہوں نے بنایا ہے، یہاں ایوان

میں بھی بجٹ کی 'وائنڈاپ' تقریر میں چیف منسٹر صاحب اس کا اعادہ کر رہے ہیں، اپنے لیڈر کے اس بیانئے کا میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان تقریباً اس وقت جب Merger کا علاقہ ہمارے ساتھ شامل ہوا ہے، Merger جو ہوا ہے ایکس فاٹا کا، وہ تقریباً چار کروڑ لوگوں پر محیط یہ ایوان تقریباً بن گیا ہے، پھر یہاں پہ نمائندگان جو ہیں وہ تقریباً تین لاکھ ساڑھے تین لاکھ آبادی سے ایم پی اے بن کر اس اسمبلی میں آئے ہیں، پھر ہم یہاں پہ کھڑے ہو کر جب غلط بیانی سے کام لیتے ہیں، پھر ہم اس پورے ایوان کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں، اس حوالے سے پورے عوام کو، اس صوبے کے عوام کو جب ہم دھوکا دیتے ہیں، یہ بڑی عجیب بات بن جاتی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس فلور پہ ہونا یہ چاہیئے تھا، بجٹ اجلاس میں اور بجٹ تقریر پر جب جواب آنا چاہیئے تھا تو وہ بڑے Realistic figures کے ساتھ آنا چاہیئے تھا، اس صوبے کے مفاد کے حوالے سے بات آنی چاہیئے تھی، یہ جو ہمارا صوبہ ہے، اس صوبے کو ہم کیسے اپنے پاؤں پہ کھڑا کر سکتے ہیں؟ اس حوالے سے بات ہونی چاہیئے تھی لیکن ہوا یہ کہ ہم نے جب غلامی اور آزادی کی بات کی تو دراصل ہم نے پوری قوم کو دھوکا دینے کی کوشش کی، آپ مجھے یہ سمجھائیں کہ اگر آپ اپنے پاکستان کو آئی ایم ایف کے اس معاہدے کے ساتھ نتھی کرتے ہیں تو آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ اس کو غلامی کی طرف لے گئے ہیں یا آپ اس کو آزادی کی طرف لے گئے ہیں؟ جب آپ نے معاہدات کئے، میں وہ بات نہیں دھراتا کہ جس پہ آپ نے کہا کہ اگر ہم آئی ایم ایف کے پاس گئے تو ہم خودکشی کر سکتے ہیں آئی ایم ایف سے ہم قرضہ نہیں لیں گے، آپ نے اپنے صوبے کو، یہاں پہ تیمور جھگڑا صاحب بیٹھے ہیں، وہ بھی اسی انداز میں اسی اسمبلی کو بھی دھوکا دینا چاہتے ہیں اور پوری قوم کو بھی دھوکا دینا چاہتے ہیں، جھوٹ بولنے سے کوئی آپ کا بجٹ اور آپ کا صوبہ مالامال نہیں ہو جائے گا، آپ اپنے پاؤں پہ کھڑے نہیں ہو سکتے، جب تک آپ صحیح معنوں میں اپنے صوبے کے جو آپ کے وسائل ہیں، ان وسائل کو بروئے کار لا کر، اگر آپ اپنے صوبے کو اپنے پاؤں پہ کھڑا کر سکتے ہیں تو 'فبھا' لیکن یہاں تو یہ ہوا کہ چار سالوں میں آپ اپنا حق نہیں لے سکے اپنی ہی حکومت میں، اور پھر یہاں پہ آپ جب بات کرتے ہیں، اس فیڈرل کیبینٹ کے حوالے سے، اسعد کی بات، کہ اسعد محمود نے کیبنٹ میٹنگ میں ہمارے ایکس فاٹا کے حوالے سے بات نہیں کی، میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ مجھے ذرا اپنے فگرز دیں گے کہ چار سالوں میں آپ نے ایکس فاٹا کو کتنا فنڈ مہیا کیا، مرکز نے آپ کو کتنا فنڈ دیا؟ آپ کے صوبے کا جو حصہ بنتا تھا، آپ نے صوبے سے اپنا حصہ کتنا دیا؟ آپ کے Expenditures جو ہوئے ہیں پچھلے سالوں میں، تو آپ اس کے فگرز ہمیں، میں تیمور

جھگڑا صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ اس حوالے سے ہمیں فگرز دیں، انہوں نے اپنے صوبے کا جو حصہ ڈالا تھا، اس کے Expenditures کتنے ہوئے اور اس سال آپ نے اپنے صوبے سے کیا حصہ دیا؟ لیکن ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ ہم دو مہینے کی حکومت پہ، ساری چیز اس پہ ڈالتے ہیں کہ آپ مہنگائی بھی اس پہ ڈالنا چاہتے ہیں، آپ تیل کی قیمت بھی اس پہ ڈالنا چاہتے ہیں، آپ ڈالر کی قیمت اگر آگے جا رہی ہے تو وہ بھی آپ اس حکومت پہ ڈالنا چاہتے ہیں، دو مہینے کی حکومت پہ، چار سال کی حکومت کا آپ کوئی نتیجہ نہیں دینا چاہتے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ غلط بیانی سے کام لینا، میری انفارمیشن یہ ہے کہ تین سالوں میں آپ نے اپنے صوبہ سے ایک پیسہ بھی ایکس فاٹا کے لئے نہیں دیا، مرکز سے جو پیسہ آپ کے پاس آیا ہے، وہ بھی کس حساب سے آیا؟ لگانا آپ کو کتنا تھا اور آپ نے دیا کتنا ہے؟ یہ سارے فگرز اگر آپ ایوان کے سامنے رکھیں تو پانی کا پانی، دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا، لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اس طریقے سے کام نہیں بنے گا، اگر ہم اپنے ایوان سے، اپنے ممبران سے، اس کے توسط سے اگر ہم پورے صوبے کو دھوکہ دیں گے، ہم اس کے ساتھ جھوٹ بولیں گے تو یہ کوئی کمال کی بات نہیں ہے، آپ اپنے لیڈر کا بیانیہ جب آپ لے کر آتے ہیں تو ہمیں تو عجیب لگتا ہے، عجیب بات ہوتی ہے، کبھی آپ کہتے ہیں کہ میں 92ء کا کپ، جس وقت میں پاکستان کے لئے کپ جیت رہا تھا، اس وقت مجھے اتنی خوشی نہیں ہوئی، جب آپ امریکہ سے آکر ائرپورٹ پر کہتے ہیں، آج مجھے اس ورلڈ کپ سے بھی زیادہ خوشی محسوس ہو رہی ہے، جب آپ امریکہ سے ٹرمپ سے ملاقات کر کے آئے (گھنٹی بجائی گئی) وہاں تو آپ اس حوالے سے بات کرتے ہیں، آپ آئی ایم ایف سے قرضوں کے حوالے سے بات کرتے ہیں، آپ آئی ایم ایف کے ساتھ معاہدے کرتے ہیں، ملک کو گروی رکھتے ہیں، ملک کو آپ نے دیوالیہ پن کی طرف پہنچایا، معاشی طور پر آپ نے ملک کی تباہی کی لیکن یہاں پر آپ کہیں گے کہ جی ہم کچھ ڈالروں کے لئے اپنے آپ کو غلامی کی طرف لے جائیں؟ جب آپ ڈالر کے لئے معاہدوں پہ دستخط کرتے ہیں وہاں آپ کو غلامی بھول جاتی ہے لیکن قوم کو دھوکہ دینے کے لئے آپ غلامی کی بات کرتے ہیں، غلامی اور آزادی حریت کا درس آپ جمعیت العلماء اسلام سے لیں کہ ان کے اکابروں نے جس طرح حریت کے لئے جنگ لڑی، وہ تاریخ کا ایک حصہ ہے، تبدیلی کا نعرہ پی ٹی آئی کا ہے، اس پہ یہاں پہ آزادی اور آپ امریکہ سے آزادی اور غلامی کی بات نہیں کر سکتے، (دوبارہ گھنٹی بجائی گئی) جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے، میں سمجھتا ہوں کہ تہذیب کے حوالے بھی جو آپ نے جنگ اس وقت پاکستان میں چھیڑی ہوئی ہے، وہ بھی آپ کو غلامی کی

طرف اس کو لے جا رہے ہیں، قوم کو آزادی کی طرف نہیں لے کر جا رہے ہیں، میں انہی الفاظ پہ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ سردار حسین بابک صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر، ایک بات۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں جی، آپ کی بات ہو گئی ہے، آپ نے بات کر لی ہے۔

سردار محمد یوسف زمان: بس ایک دو منٹ، ایک اور حوالے سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار محمد یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر، آپ نے کہا تھا، نلوٹھا صاحب بھی باہر گئے تھے اور سردار صاحب بھی، وہاں پر بات ہوئی تھی، یہاں اسمبلی میں بات ہوئی، ہم نے ان لوگوں کو بھی سمجھا دیا، مسلم لیگ کے جو ورکرز تھے وہ اس بات پہ مطمئن بھی ہوئے، اس وجہ سے ان کو Disperse کر دیا، ان کا احتجاج اور گیٹ وغیرہ ابھی کھول دیا ہے، اس میں یعنی جو بھی اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر، نن ضمني بجټ باندې چې کوم بحث دے نو دا یو آئینی تقاضا ده او ظاهره خبره ده حکومتونو ته چې کله سالانه بجټ تیار شي او سالانه بجټ پاس شي په کال کښې، بیا د بدقسمتئ نه د هغه حادثاتو د پاره یا د هغه ایمرجنسی ضرورتونو د پاره حکومتونو ته فنډز درکار وی، بیا هغه هم دغسې د تیر کال چې کوم اخراجات شوی وی، د اسمبلئ نه د هغې منظوری واخلی خو دې ټوټل اماؤنټ ته چې مونږه ګورو نو دا اماؤنټ ډیر زیات دے، دا ایک سو ستر (170) بلین دے او چې مونږه ګورو دې ټول Break up ته نو په دیکښې مونږ ته داسې هیڅ څه خبره نه ښکاری چې Urgency دې وی یا ایمرجنسی دې وی او بیا زمونږه فنانس منسټر صاحب سږکال په بجټ بک باندې خود دار بجټ بیا بیا لیکلے دے خو چې دننه ئے مونږه کهلاؤ کړو نو هغې کښې د خود داریٔ څه عنصر په نظر نه راځی۔ یو اماؤنټ دا د لوکل ګورنمنټ دے، د لوکل کونسل بالکل دلته د بلدیاتی انتخابات اوشو ل او جناب سپیکر، تاسو هم د دې ګواه یئی چې کوم تیر نظام د بلدیاتو وو، هغې کښې هم ټول بلدیاتی حکومتونو، بلدیاتی نمائندګانو بیا بیا اعتراضات کول، هغوی ته فنډ نه ملاویدو

او چې کوم Due د قانون مطابق د هغوی کومه برخه وه، هغه برخه هغوی ته لاندې ملاؤ نه شوه، Devolved چې کوم سبجیکټس وو، هغوی ته ملاؤ نه شو، اوس هم که مونږه اوګورو، انتخابات شوی دی او اماؤنټ دوئ ښودلے دے چې مونږ لوکل کونسل ته څلور اربه روپئی چې دی هغه ورکړې دی، بیا ډسټرکټ سیلری چې ده هغه اکتیس ارب ده، مونږه دلته واوریدل په بجټ سپیچ کښې چې وزیر خزانه صاحب دا تاثر ورکولو چې دا یو ډیر Managed budget دے، ډیر Planned budget دے او ډیر Disciplined budget دے، زما نه دے خیال چې Disciplined budget فنانس سره Related چې څوک هم وی، هغوی به دې ته اووائی، یو دومره لوئے اماؤنټ، لکه مونږ به اووایو چې خدائے مه کړه زلزله راشی او د هغې په بجټ کښې چاته پته هم نه وی او هغه بجټ کښې Reflect هم نه وی یا مثال که مونږه اوګورو چې په دې ټوله صوبه کښې چې کوم ځنګلات اوسوزیدل یا په هغې باندې اضافی پیسه لګیدلې وی نو هم هغه یو آفت وو، انسانی آفت وو، که قدرتی آفت وو، یا دلته کورونا، ظاهره خبره ده وباء ټوله دنیا کښې راغلې وه، بیا مونږه هغه هم نه وینو چې هغه اماؤنټ ظاهره خبره ده، هغه هم بجټ کښې خو پته نه وه چې خدائے مه کړه کورونا به راځی او دومره تاوان به کیږی، یعنی مونږ دا وینو چې دا کوم اضافی بجټ دے، ضمنی بجټ دے، ظاهره خبره ده په دیکښې مونږ په دې خبرو هرګز اعتراض نه کوؤ خو ضرور دا وایو چې دا په دې حکومت کښې دا Re appropriation چې شروع شو، سسټم ډیر زیات شروع شو او بیا مونږ وینو چې د ضرورت په بنیاد نه، یعنی د سیاسی یا افرادو Oblige کولو د پاره که دغه فنډ لګی نو زما خیال دا دے چې دا بیا نه صرف دا چې د اختیاراتو ناجائزه استعمال دے، بلکه د دې نه پته لګی چې زمونږه پلاننګ څومره ضعیفه دے، هغه څومره کمزورے دے، په هغې کښې څومره کمزورئ دی؟ پکار خو دا ده چې یو طرف ته مونږ په عام بجټ کښې خبره اوکړه چې د ناقصه، کمزورې منصوبه بندئ په وجه باندې یعنی تیره سو بتیس (1332) ته دوئ بجټ اورسولو او وزیر اعلیٰ صاحب (گھنٹی بجائی گئی) دلته Floor باندې خبره کوی چې دا یو تاریخی بجټ دے او بیا ستا Throw forward چې دے هغه تیره سو آټه (1308) ارب ته رسیدلے دے نو په دې خبره مونږ نه

پوهیږو چې په دیکښې د تعریف څه دی؟ د صوبې پلاننګ خو به بهترین دا وو، پلاننګ خو به ډسپلن دا وو چې دا د تیرکال کوم Throw forward وو یا تر تیر کاله پورې کوم Throw forward وو نو چې حکومت سره فنډ نشته دے او د راتلو ذرائع نشته، بیا دا دومره لوئې سکیمونه شروع کول چې د هغې نه بیا بیا Litigation جوړیږی او مونږه دیکښې وینو چې په دې بلدیاتی انتخاباتو باندې چې حکومت هغه مشینری په کوم طرز باندې اثرانداز کړې ده، هغه نن د دې ضمنی بجټ نه ښکاره پته لګی۔ دلته خو یو طرف ته مونږه دا خبره کوؤ چې انقلاب راولو او آزادی راولو او آزاد انتخابات کوؤ او ماحول (گھنٹی بجائی گئی) هغې بل طرف ته به که د سرکار وسائل، د حکومت وسائل یا په هغه آئینی مرحله باندې که د اثرانداز کیدو د پاره استعمالیږی نو زما خیال دا دے چې بیا دې وزیر خزانه صاحب پخپله هم یو یو شعبه مونږ ته Define کړی چې دا بیا کوم ډسپلن دے، دا څنګه Good governance دے؟ دې ته مونږه Good governance نه شو وئیلے۔ نن که فنانس منسټر صاحب دا خبره کوی چې مونږه بجټ بکونه خلقو ته اسان کړل چې هغوی ئے ګوری خو مونږ په هغه بجټ کښې هم اووئیل، مونږه اوس هم دا خبره کوؤ چې دا د سرکار ډاکیومنټ دے، په دیکښې رد و بدل کول،په دیکښې د حکومت اختیار د سیاسی مقاصدو د پاره استعمالول، دا مناسب خبره بالکل نه ده (گھنٹی بجائی گئی) او پکار دا ده چې صوبائی حکومت د دې نه ډډه اوکړی۔ مونږه له پکار خو دا وه چې په دې صوبه کښې او په ټول ملک کښې د بجلئ څومره لوډ شیډنګ دے، په دې به مونږه خوشحالیږو چې که اضافی بجټ راځی، هغه د بجلئ د سکیمونو د پاره ځی، په دې به صوبه مخکښې ځی، که داسې منصوبې شروع کیږی چې د هغې نه ریونیو جنریټ کیږی، هغه ریونیو جنریشن کوی، ځکه چې زمونږه دا صوبه په پښو اودریدل دی، زمونږ ټول انحصار په مرکز دے، د مرکز په وړاندې مونږ د خپلې صوبې د حق غوښتلو په وکالت کښې، زه دا نه وایم چې مونږه ناکامه یو خو راځئ چې په جمع فیصله اوکړو چې مونږه څومره کامیاب یو او مونږ (گھنٹی بجائی گئی) څومره ناکامه یو؟ نو که مونږ د مرکز په وړاندې هم خپل جنګ نه کوؤ،

مونږ د محدودو وسائلو خپله هم داسې کمزورې منصوبې بندې کړو نو زما خیال دا دے چې دا بیا مونږ دې صوبې سره پخپله زیاتے کوؤ۔ زه حکومت ته به درخواست کوم، ظاهره خبره ده چې ایک سو ستر (170) ارب روپئی دا ډیر لوئې اماؤنټ دے، دا ولې په ایمرجنسی کښې پکارېږی، آیا زما ټول ډیپارټمنټس دومره کمزوری دی؟ دا آئینی تقاضا ده، په دیکښې هیڅ شک نشته خو دې ته کښیناستل چې اوس د ټول کال بجټ جوړ شو، بیا که ژوند وو نو راروان بجټ کښې بیا مونږ له تاسو دومره ایک سو ستر (170) او دوه سوه ارب روپئی راکوئ، دلته تاسو په سوشل میډیا خلقو ته دا خبره کوئ چې دا د Good governance علامات دی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Windup کړه جی۔

جناب سردار حسین: نو زه ورته دا وایم، نور خو دلته داسې څوک شته هم نه، زما خیال دے څوک به خبرې کوی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه شته دے، شته جی، ډیر ملګری شته دے، خبرې کول غواړی جی۔

جناب سردار حسین: خیر دے، بیا هم په بجټ خبره کوؤ، بده خبره نه ده۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه جی، بده خبره خو نه ده، تاسو پخپله باندې وئیلی وو چې لس لس منټه به ټول کوؤ نو تاسو Windup کړئ جی۔

جناب سردار حسین: زه دا وئیل غواړم چې بیا دوئ له منل پکار دی، په دیکښې یو ایمرجنسی ته نه شی بنودلې او ایک سو ستر (170) ارب روپئی د تیر کال چې تا اضافی اخراجات کړی دی، اوس دې ځائې کښې ما اوکتل په سونو پوسټونه دې Create کړی دی، اوس دا ډیپارټمنټس دومره کمزوری دی چې هغوی ته د خپل روان کال یا د راروان کال پته نه لګی چې ماته څومره Manpower پکار دے، ماته څومره پوسټونه Create کول پکار دی؟ هغه خو پکار ده چې په دې بجټ بک کښې موجود وی، که بجټ پاس شی او بیا په ضمنی کښې تاسو وایئ چې مونږ په سوؤنو کسان نو هغه مونږه وایو، دا هم ډیره زیاته عجیبه خبره ده او دا هاؤس به ما سره ملګرتیا کوی چې د انفارمیشن ډیپارټمنټ په موجودګئی کښې شهرام

خان هم راغلو چې انفارمیشن ډیپارټمنټ موجود دے، انفارمیشن ډائریکټوریټ موجود دے، په هر ډویژن کښې د انفارمیشن ډیپارټمنټ ایمپلائز موجود دی، په هر ډسټرکټ کښې د انفارمیشن ډیپارټمنټ ایمپلائز موجود دی، دا په سوشل میډیا ځوانان چې پچیس هزار روپئی به ورله تاسو ورکوئ نو هغوی به څه وائی؟ مخالفو ته کنځل کول، د مخالفو سپیچونه Snub کوئ، د سرکار خزانه د پختونخوا د غریب اولس خزانه څوارلس سوه کسان دوئ Hire کړل، په سوشل میډیا باندې او پچیس پچیس هزار روپئی تنخواه به ورته ورکوی او اعزازیه به ورته ورکوی (گھنٹی بجائی گئی) د هغوی کار به دا وی چې هغوی به د پی ټی آئی ښه وائی او د نورو پارټو به بد وائی۔ بیا به دا خبره کوی چې مونږ په میډیا باندې مضبوط یو، دا د سرکاری وسائلو ناجائزه استعمال دے، دا د حکومت د اختیار غیر، یعنی زه دا وئیلې شم چې دا یو غیر آئینی استعمال دے، دا Avoid کول پکار دی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Windup کړه اوس۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، حکومت حکومت دے، یو سیاسی جماعت سیاسی جماعت دے، مرکز کښې هم سیاسی جماعتونه په حکومت کښې دی، دلته هم او که مرکزی حکومت تاسو ته به یاد وی، بے نظیر انکم سپورټ پروګرام ئے شروع کړو، تاسو صحت کارډ سکیم شروع کړو خو دا د اولس د پاره دی، په هغې باندې چې تاسو هر څومره خپل کریډټ اغستل غواړئ هغه کریډټ پرې تاسو واخلئ خو ډائریکټ د عوامو په خزانه باندې خپل سیاسی پارټئ ته فوقیت ورکول یا هغې ته مثال تقویت ورکول، دا پکار ده چې دا سکیم دوئ واپس کړی، حالانکه دوئ دې وضاحت اوکړی، شوکت صاحب دې وضاحت اوکړی چې تاسو څوارلس سوه ځوانان په کنټریکټ باندې Hire کړل، د فیس بک د پاره، د ټویټر د پاره، د انسټاګرام د پاره، دا ښار ناپرسان خو نه دے، یو طرف ته ستاسو بیانیه دا ده چې مونږ د کرپشن خلاف یو، آیا دا کرپشن به څنګه Define کوؤ؟ کرپشن خو هم دا دے، ته دا کرسئ د خپل سیاسی جماعت د مخکښې تګ د پاره استعمال کړې، نه دا کرسئ به د دې صوبې د اولس او د دې ملک د پرمختګ د پاره به استعمالیږی، هر هغه سیاسی جماعت چې هغه د اولس د پاره فلاح

راولی، هغه به اولس کښې پخپله مضبوطیږی، دا ټول څیزونه چې دی، تاسو مونږ په ایم ټی آئی باندې خبره اوکړه، نن تاسو اوګورئ یو خبره ډیره ضروری ده، خیر دے ماله لږ ټائم راکړه-----

جناب ڈپٹی سپیکر: نه جی، بس Windup کړه جی، خیر دے تاسو ټائم ټولو نه زیات واغستو، تاسو Windup کړئ جی اوس۔

جناب سردار حسین: مهربانی۔ دا شهرام خان ناست دے، بونیر کښې د ایټا ټیسټ وو، پی ایس ټی اپوائنټمنټس، ریاض خان هم ناست دے، دریم زمونږ ټیسټ دے چې په هغه ټیسټ کښې د Candidates په ځائې باندې ټوله دنیا کښې ئے ریکارډنګ اوکړو چې استاذان ناست دی، رشته دار ئے ناست دی، ما مخکښې هم دا خبره کړې وه چې عوامی نیشنل پارټئ پینځه کاله حکومت کړے دے، زه نن هم Floor of the House چیلنج کوم چې په ایجوکیشن کښې که یو اپوائنټمنټ د میرټ Violation شوے وی، ولې وجه ئے څه وه؟ وجه دا وه چې مونږه اپوائنټمنټس په Academics کړی دی، مثال د ماسټرز ضرورت وو، د میټرک خپلې نمبرې وی، د ایف اے/ ایف ایس سی خپلې نمبرې وی، د بی اے/ بی ایس سی خپلې نمبرې وی، د ایم اے/ ایم ایس سی خپلې نمبرې وی، د ایم فل او د پی ایچ ډی خپلې نمبرې وی، Specific چې کوم سبجیکټ وو، د هغې خپلې نمبرې وی، Academic وو، نن که این ټی ایس راغلے دے، یو طرف ته ئے په اربونه روپئی راغونډې کړې، بل طرف ته کهلاؤ کرپشن دے، کهلاؤ کرپشن دے، اوس یو طرف ته تاسو Academic له سو نمبرې ورکړې دی، بل طرف ته تاسو یو ټیسټ له سو نمبرې ورکړې دی، هغه غریبانان خلق چې هغه ګولډ میډلسټ دی، هغه Toper دی، هغوی سره خو پیسې نشته چې هلته ورکړی، په ټیسټ کښې د هغوی کمې نمبرې راشی، Academic د هغوی Down راشی، دا نه ده پکار، Interference په اپوائنټمنټ کښې چې څومره ختمولے شو، Transparency چې ده دا به Ensure کیږی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، Windup کړئ جی۔

جناب سردار حسین: تاسو پخپله سوچ اوکړئ، دا اهم خبره ده، په ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښې په زرګونو خلق بھرتی کیږی، دا ټیسټ چې دے، که دا کوئ هم، زما به حکومت ته ریکویسټ دا وی چې ټیسټ له Marks مه ورکوئ، د Screening د پاره ښه ده که تاسو ټیسټ کښې Marks چاله ورکړل، دا اوس ایټا بدنامیږی، زما د دې صوبې ایټا اداره چې ده، دې ټول عمر د انجینئرنګ ټیسټونه کړی دی، دوئ د میډیکل ټیسټونه کړی دی، ماضی دا وائی چې یو انچ په ایټا باندې چا ګوته نه ده پورته کړې، کله نه دا جعلی ټیسټنګ ایجنسئی دې صوبې ته راغلی دی، ظاهره خبره ده این ټی ایس په څلورو کالو کښې پچپن ارب روپئی د دې صوبې نه غونډې کړې دی، هغوی ته په کروړونو روپئی ورکول څه دی، دا ایټا ئے بدنامه کړه، لهذا زما دا ګزارش دے چې مهربانی دې اوشی، سټینډنګ کمیټئ ته دې منسټر صاحب راشی، مونږ به کښینو، د اپوائنټمنټ به یو داسې Transparent system جوړ کړو، داسې Transparent، زه تاسو له مثال درکوم، زه منسټر ووم، د افضل خان لالا شرافت او دوئ دې-----

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، Windup کړئ جی۔

جناب سردار حسین: دا ډیره ضروری خبره ده، افضل خان لالا، الله دې اوبخښی، هغه زما نه په دې خفه وو چې هغه ماته وئیل چې زمونږ یو ماشومه ده، زمونږ کور کښې پاتې کیږی، وئیل دا استاذه بھرتی کړه، ما ورته اووئیل چې دا خو په میرټ نه راځی، دا څنګه میرټ دے، په نورو حکومتونو کښې خو ټول خلق بھرتی کیږی او په دیکښې نه بھرتی کیږی؟ مونږ د ایجوکیشن د ټیچرز د اپوائنټمنټ د پاره یوه داسې Criteria ایښودې وه چې یو انچ پکښې چاته اجازت نه وو، زه به د ډی آئی خان خبره اوکړم، چې کله مونږه اقتدار کښې راغلو، زمونږ نه مخکښې اپوائنټمنټس شوی وو، په هغې کښې بیا مونږه او مولانا صاحب او دوئ کښیناستو، هغه میرټ سسټم چې وو-----

جناب ڈپٹی سپیکر: مهربانی۔

جناب سردار حسین: هغه برابر شو، لهذا زه به د شهرام صاحب نه دا توقع لرم چې دا کوم Mismanagement روان دے، بد انتظامی روانه ده، د کرپشن دا سوالونه چې پورته کیږی، دا Window به هله بندیږی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: مننه جی۔

جناب سردار حسین: چې په دیکښې مونږه د ټیسټ نمبرې چې دی هغه ختمې کړو او بیا مونږه چې کوم Upgradation ورکړے دے، پروموشن مو ورکړے دے، سروس سٹرکچر مو ورکړے دے، پکار دا ده چې د هغې DPCs چې دی چې هغه Stipulated time کښې کیږی، دا مخکښې پوسټونه چې دی دغه زمونږه خالی نه پاتې کیږی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: مننه جی۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، اخری خبره کوم، بیا بیا مونږ دا خبره د ایم ټی آئی اوکړه، اوس دوئ لګیا دی ایم ټی آئی بیا Extend کوی، ټولې صوبې ته، دا Executive powers چې دی، دا Unconstitutional دی، غیر آئینی اقدامات به-----

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، دا خو ضمنی بجټ دے، دا خبرې Already شوې دی، اخره کښېReply ورکوئ نو هم هغه Cross talks شروع شی، شهرام خان Cross talks به شروع شی۔

جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): تهینک یو، جزاکم اللہ۔ بابک صاحب بالکل قابل احترام دے او سسټم کښې ئے وخت تیر کړے دے، وزیر تعلیم پاتې شوے دے، زه دوئ ته یو ایشورنس ورکوم او دې هاؤس کښې ئے ورکوم، دې Floor باندې ئے ورکوم چې زه بحیثیت منسٹر ایجوکیشن یو کس، بلکه د تیرو نهه کالو نه به یاد کړم، د عاطف خان نه تر اوسه پورې یو سړے دا نه شی ثابتولے چې مونږ یو استاذ په سفارش بهرتی کړے وی، دا بالکل Clear ده، دا هاؤس ګواه دے، په دې باندې تحریک انصاف د تیر حکومت مونږ الیکشن ته تلی یو او مونږ په خلقو کښې په دغه کښې هغه کړی دی خو چې دوئ کومه خبره اوکړه نو نن هم هغه پالیسی ده، په هغه پالیسئی کښې انیس بیس فرق نه دے راغلے، صرف

Clarity کوم، ایټا نن Hiring کوی، دا ډیر Important خبره ده، نور خو هغوی تقریر اوکړو، د هغوی Right دے خو دا خبره ډیره ضروری ده، زه ځکه راپاڅیدم، ایټا Hiring کوی، د ګورنمنټ یو اداره ده، زمونږ نه مخکښې یو Trend به وو، یو عامه خبره به وه چی استاذ په کومه طریقه باندې بهرتی کیدو، مونږ چې راغلو، مونږ نظام اوکتلو، عاطف خان هغه وخت کښې ایجوکیشن منسټر وو او هغوی ورله یو Testing process کښیخودو او Transparent نظام ئے کښیخودو، هغه ترا وسه پورې چلیږی۔ څه تقریباً چالیس یا پینتالیس هزار هغه وخت کښې بهرتی شوی وو، تقریباً اټهاون دا دی اوس بهرتی کیږی لګیا دی، فائنل به شی، اټهاون پورې، او نور به هم بهرتی کیږی۔ بابک صاحب یو خبره اوکړه چې یره په ایټا کښې په بونیر کښې چرته په ټیسټ کښې څوک ناست وو یا دا، چونکه دوئ خبره اوکړه، مونږ ئے احترام کوؤ، د هغې خبرې زما به بابک صاحب ته دا ریکویسټ وی او دې نه پس به ورسره زه کښینم چې ماته اووایه، ماسره Details share کړه، زه Floor of the House دا ګارنټی ورکوم چې یو سړے به نه پاتې کیږی چې کوم سړے د Merit violation کوی، (تالیاں) This is hundred percent guarantee یو سړے به دا په ټول دغه کښې او نه وائی چې دا د منسټر دا د چیف منسټر یا د بل منسټر، د ایم این اے، د ایم پی اے، څوک نیم نمبر، ما پسې زما د حلقې خلق راځی، نن هم راغلی دی، Clear cut مو ورته وئیلی دی چې زه خپلې حلقې والا نه شم بهرتی کولے، مطلب دا دے، It is on merit for the entire process ځکه چې زه یو سړے بهرتی کوم، هغه به دیرش کالو له بهرتی کیږی، هغه که نالائقه بهرتی شو، هغه به دیرش کاله ماشومانو ته سبق بنائی، دا ګناه زه په خپل سر نه شم اغستے۔ د تحریک انصاف پالیسی د میرټ ده، مونږ له خلق ووټ په میرټ باندې راکوی، زه بحیثیت ایجوکیشن منسټر دا Ensure کوم، ګارنټی ورکوم، که دوئ ته ایجوکیشن کښې، بیا دا وایم چې ایټا کښې څه پرابلم وی، ټول هاؤس ته وایم، ټول زما ورونړه خویندې دی چې کوم ځائې کښې چاته پرابلم راځی، زما فون نمبر ورسره دے، ما سره Details share کړئ، مونږ به انکوائری هم کوؤ، We will go to every extent چې کوم سړے Violation کوی، هغه به ډیپارټمنټ کښې په ایټا

کبنې او که په ایجوکیشن ډیپارټمنټ کبنې وی، هغه په نظام کبنې د هغه د پاره هیڅ قسم ځائې نشته، دا بالکل ایشورنس ورکوم خو که دوئ سره ډیټیل وی، ضرور مونږ سره شیئر کړئ، Hundred percent merit هغه چې کوم دے، مونږه ایشورنس ورکوؤ، ان شاءالله جی، تهینک یو۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: حمیرا خاتون صاحبه۔ دې پسې جی هم ستاسو دے۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ یہ Exercise تو آئینی ہو رہی ہے لیکن آئین کے اندر یہ کیسی Cosmetic exercise ہے جس کی میرے خیال میں کہیں پہ کوئی مثال نہیں ملتی کہ آپ بجٹ کے بعد ایکسٹرا خرچ کریں، اس کے بعد پھر سامنے رکھا جائے کہ یہ ہم نے ایکسٹرا خرچ کیا ہے، لہذا یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمارا پیش کیا گیا بجٹ وہ خسارے کا بجٹ تھا، اس کا پی کے اندر جو ڈیٹیلز دی گئی ہیں، اس میں جو ڈیپارٹمنٹس کا بتایا گیا ہے جو کہ بائیس ڈیپارٹمنٹس ہیں، 23 نمبر پہ متفرق لکھا ہوا ہے، اس کے اندر کوئی کسی قسم کا خرچہ جو ہے وہ خواتین کے ضمن میں نہیں ہوا، خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے کوئی پیسہ خرچ نہیں ہوا، میں اس کی وضاحت پوچھنا چاہوں گی کہ کیا اس کے لئے آپ کے پاس کوئی، آپ لوگوں نے پیسہ مختص ہی نہیں کیا تھا، اس لئے خرچ نہیں ہوا۔ دوسرا Youth special persons اقلیت کا بھی یہاں پہ کوئی ذکر نہیں ہے، نہ کوئی خرچ کیا گیا ہے، لہذا اس کو بھی دیکھ لیا جائے۔ محکمہ جنگلات اور ماحولیات کا بھی ذکر ہے۔۔۔۔۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Order in the House, order in the House.

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: محکمہ جنگلات کا جو ذکر کیا گیا ہے کہ جس کے لئے انسٹھ (59) کروڑ روپے رکھے گئے تھے، اگر آج ہمارے جنگلات کے لئے پہلے یہ رقم جو ہے، یہ ایک بہت کم رقم ہے جو خرچ کی گئی ہے لیکن یہ اگر خرچ ہوئے ہیں تو اس کے اثرات وہ کہاں پہ ہمیں نظر آرہے ہیں؟ اگر وہ صحیح طریقے سے خرچ کئے گئے ہوتے تو آج ہمارا پورا صوبہ، وہ جنگلات آگ کی لپیٹ میں نہ ہوتے، جنگلی حیات کے لئے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اگر خرچ ہوئے بھی ہیں تو وہ کہیں نظر بھی نہیں آرہے، اس کے لئے کوئی صحیح اقدامات نہیں کئے گئے۔ محکمہ آبپاشی کے لئے Clean drinking water ہمارے صوبے کا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے، وہ میرے خیال میں As it is ہے، اس کے لئے جو یہ خرچہ ہوا ہے، یہ بھی نہایت کم ہے۔ آخر میں میں

یہ متفرق سمجھنا چاہونگی کہ جو End میں 23 پہ دیا گیا ہے کہ متفرق، آخر کن مدات میں خرچ ہوتا ہے، اس کی کونسی چیزیں اس کے لئے رکھی جاتی ہیں؟ شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ مسز نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، بجٹ میں مجھے As such کوئی اتنی بات نہیں کرنی ہے، میں نے صرف ایک دو تین باتیں کرنی ہیں، اگر تیمور جھگڑا صاحب میری طرف متوجہ ہو جائیں تو میں وہ باتیں کر سکوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ انہوں نے مائیک لگایا ہوا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اچھا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Headphone لگا ہوا ہے، آپ کو سن رہے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میں حکومت کا شکریہ بھی ادا کرتی ہوں کہ حکومت نے آٹھ سو (800) سو ڈاکٹرز جو دھرنے پہ بیٹھے ہوئے تھے، مطلب جو ایڈہاک ڈاکٹرز تھے، میں وزیر صحت کا اور اس میں ظاہر ہے میری قرارداد بھی شامل تھی، دھرنوں میں بھی ان کے ساتھ بیٹھی رہی تھی، میں وزیر صحت کا اور وزیر اعلیٰ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ ان آٹھ سو (800) ایڈہاک ڈاکٹروں کو انہوں نے Permanent کیا لیکن ابھی تک بل لے کر نہیں آئے ہیں، جس کی وجہ سے ان کی جو، ظاہر ہے کہ کیبنٹ سے پاس ہوا ہے، پھر اس کو ہاؤس میں آنا چاہیئے تھا، اگر یہ Management Bill کے ساتھ اس کو Club کر، جو Club انہوں نے Management Bill کیا تھا، اگر یہ کر دیتے تو آٹھ سو (800) ڈاکٹرز ابھی بھرتی ہوں، مطلب Permanent ہو چکے ہوتے، میں ان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان کو کب تک آپ Permanent کر رہے ہیں؟ دوسری جناب سپیکر صاحب، ان کے ساتھ میری بات بھی ہوئی ہے کہ یہ IMU جو ہے PPHI کا ایک حصہ تھا، مرکز کا جو IMU کے نام سے یہاں پہ جو لوگ تھے جو کہ ہاسپیٹلز کی جو دیکھ بھال کرتے ہیں، ان کی مشینری کی دیکھ بھال کرتے ہیں، سارا Burden جو ہوتا ہے وہ اس IMU کے ان لوگوں پہ ہوتا ہے، میں آپ کے توسط سے تیمور جھگڑا صاحب کو کہتی ہوں کہ جب انہوں نے اتنی مہربانیاں کی ہیں، اتنی مہربانیاں صوبے کے ڈاکٹرز پہ کی ہیں، اتنی زیادہ انہوں نے Efforts کر کے ان آٹھ سو (800) ڈاکٹروں کو Permanent کیا ہے، اسی طرح آج میں Appreciate کرتی ہوں ان کی ڈی جی (ہیلتھ) کو بھی، ساتھ ہی میں وزیر صحت کو بھی

Appreciate کرتی ہوں، ساتھ ہی ان کی ڈی جی (ہیلتھ) کو بھی Appreciate کرتی ہوں کہ میں ان کے ساتھ باقاعدہ رابطے میں تھی، آج انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ جو Merged areas کی جو نرسز ہیں، وہ ان کا جو لیٹر ہے وہ یا آج یا کل ایشو ہو جائے گا، بلکہ اس میں دو تین چار لوگوں کی کوئی غلطیاں تھیں، Sign کی کوئی غلطی تھی، وہ آج ایشو نہیں ہوا لیکن کل وہ ایشو ہو جائے گا، جس میں میں Floor of the House وہ وزیر صحت اور ڈی جی (ہیلتھ) صاحبہ جو کہ بڑی محنت سے، حالانکہ ان کا بھائی فوت ہو گیا تھا، وہ بڑے ایک ٹروما سے گزری ہیں لیکن اس کے باوجود بھی وہ اپنے کام کو بڑی خوش اسلوبی سے نبھایا، میں اس کے پاس بھی گئی، وہ اس وقت میں میٹنگ تھیں، میں ان کے بھائی کے دعا کے لئے گئی تھی لیکن ساتھ یہ نرسز کے بارے میں بھی بات کرنے گئی تھی، میں پھر بھی آپ کو Appreciate کرتی ہوں کہ آپ لوگوں نے یہ جو Merged areas کا جو دیرینہ مسئلہ تھا، اس میں انہوں کہا تھا، ہم اور بھی زیادہ لوگ لیں گے، دیکھیں ہم تنقید برائے تنقید والے لوگ نہیں ہیں، Positive کام کرتے ہیں، ہم اس کو Positive جواب بھی دیتے ہیں، اسی طرح ایک سو چھیانوے (196) لوگ رہ گئے ہیں، اگر تیمور جھگڑا صاحب میری طرف تھوڑا سی توجہ دے دیں تو یہ IMU کے جو ایک سو چھیانوے (196) ڈاکٹرز ہیں، اگر ان کو بھی آپ Permanent کر دیں تو میرا خیال ہے کہ جب سارے Permanent ہو چکے ہیں، صرف ایک سو چھیانوے (196) اور یہ ہائی کورٹ سے بھی اپنا کیس جیت چکے ہیں، ابھی حکومت سپریم کورٹ میں گئی ہوئی ہے، اپنا کیس واپس لے کر، بس دو باتیں اور کرنا چاہتی ہوں، جناب سپیکر صاحب، پولیس کی تنخواہوں کے بارے میں میں نے ظاہر ہے کہ آپ نے کٹ موشنز ہم لوگوں سے واپس لے لی تھیں، پولیس کی تنخواہوں کے بارے میں بات کروں گی کہ پولیس کی تنخواہیں ابھی تک ایک روپیہ بھی نہیں بڑھی ہیں، یہ کتنا ہی بجٹ ہے، میں کہہ کہہ کر تھک گئی ہوں، بلکہ ان کا راشن جو چھ سو ساٹھ (660) روپے سے وہ دس ہزار بھی نہیں ہوا، حالانکہ پنجاب میں دس ہزار روپے ملتا ہے۔ اس کے علاوہ سیکنڈ شفٹ کے جو ٹیچرز ہیں، میں ان کے بارے میں بات ضرور یہاں پہ کرنا چاہونگی کہ سیکنڈ شفٹ کے جتنے بھی تمام ٹیچرز ہیں، ان کو وہ مراعات نہیں ملتی ہیں، اگر وہ الیکشن میں جائیں یا ان کو ان کی جو Payment ہوتی ہے، وہ پچیس ہزار روپے پہ وہ صرف کام کرتے ہیں۔ یہ میری چند گزارشات تھیں جو کہ ہیلتھ منسٹر سے، پولیس کے بارے میں ظاہر ہے یہاں سے کسی نے نوٹ کر لیا ہوگا کہ پولیس وہ تو ہماری ریڑھ کی ہڈی کی طرح ایک جو ہے وہ سپورٹ کرتی ہے، جتنے شہداء ہیں، ہاں بس Last میں یہ بات کرنا چاہوں گی کہ میں نے وزیر

اعلیٰ صاحب کو بھی ایک اپنی درخواست پہنچائی ہے کہ بنوں اور لکی میں ہمارے ساٹھ جو شہداء کے بچے ہیں، یعنی وہ ایک طریقے سے کانسٹیبل کی پوسٹ پہ کام کر رہیں ہیں، حالانکہ یہ وہ Exam دے کر، آپ اس کو کیا کہتے ہیں، PSI، PHSI کے ذریعے انہوں نے Exam پاس کئے ہیں لیکن وہ کانسٹیبل کی پوسٹ پہ کام کر رہے ہیں، شہداء کو ہمیں اتنی نیچی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیئے کیونکہ بچے اگر Exam پاس کر کے آئے ہیں، وہ Conditionally جو وہ کانسٹیبل کی پوسٹ پہ اور یہ صرف لکی اور بنوں میں صرف پچاس پوسٹوں کا مسئلہ ہے، زیادہ کا نہیں ہے، میں سمجھتی ہوں کہ میں پورے صوبے کے لئے آواز اس لئے اٹھاتی ہوں کہ تمام صوبہ میری Constituency ہے، میں سمجھتی ہوں کہ یہ جو شہداء کے بچے ہیں، ان کی سیٹیں جو ہیں، وہ سی ایم سے کہہ کر پچاس سیٹیں اگر مختص ہو جائیں تو ہمارے شہداء کے بچے ظاہر ہے کہ وہ اپنی Original seat پہ کام کریں گے، ان کا ایک تو مرتبہ بھی بڑے گا، ان کو حوصلہ بھی ہو گا کہ سی ایم صاحب نے ان کو یہ پچاس سیٹیں یا ساٹھ سیٹیں وہ مختص کر دی ہیں۔ میں اسی کے ساتھ ہی اپنی تجاویز کے ساتھ ہی Windup کرتی ہوں، تھینک یو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو۔ مسز ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: شکریہ جناب سپیکر، آج ہم ایک بار پھر سپلیمنٹری بجٹ کی منظوری کے لئے بیٹھے ہیں، یہ سپلیمنٹری بجٹ نہیں ہے، بلکہ یہ 22-2021ء کے بجٹ کی ناقص منصوبہ بندی کا ثبوت ہے۔ دو سو پینتیس (235) ارب روپے کے بجٹ کی منظوری سپلیمنٹری بجٹ میں ہم لے رہے ہیں، یہ کافی بڑی اماؤنٹ ہے، اس سال 23-2022 کا جو ہم ڈیویلپمنٹ بجٹ دیکھتے ہیں تو چار سو اٹھارہ (418) ارب ہے، یہ تقریباً دو سو پینتیس (235) ارب آپ اندازہ کریں، منسٹر صاحب Admit کریں کہ ہماری منصوبہ بندی 22-2021ء کی بجٹ کی صحیح نہیں تھی جس کے نتیجے میں اتنا بڑا سپلیمنٹری بجٹ ہم نے دوبارہ پیش کیا، ہم اتنے دنوں سے بیٹھے ہیں، روزانہ ہم نے Demands for grant تقریباً یہاں پر پینسٹھ (65) گرانٹ منظور ہوئیں، اس میں جب ہم لسٹ دیکھتے ہیں تو بیس سے زیادہ ڈیپارٹمنٹس نے اضافی اخراجات کئے ہیں، جن کو Legalize کرنے کے لئے آج ہم دوبارہ بیٹھے ہیں، ٹھیک ہے آرٹیکل 124 کی Provision موجود ہے لیکن وہ نامساعد حالات کی وجہ سے ہیں، ہر سال اربوں روپے کا سپلیمنٹری بجٹ تو میں سمجھتی ہوں، یہ انتہائی افسوس ناک بات ہے، اگر ہم شروع میں دیکھیں تو صوبائی اسمبلی کے اخراجات اور جنرل ایڈمنسٹریشن جو پوری ایک لسٹ ہے، ایڈمنسٹریشن میں آپ دیکھیں کہ وزیر اعلیٰ کے سیکرٹریٹ کے لئے جو

2021-22ء میں جو اخراجات رکھے گئے تھے، 38 کروڑ 82 لاکھ 83 ہزار روپے لیکن کمزور انتظام کی وجہ سے اخراجات میں 08 کروڑ 12 لاکھ کا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے، اس میں بعض اخراجات ایسے ہیں کہ جو ہمارے غریب صوبے کے لئے، میں سمجھتی ہوں کہ اتنے ضروری نہیں تھے، جو ہوئے ہیں، ان میں فرنیچر کے لئے آٹھ لاکھ روپے رکھے گئے تھے اور اضافی اخراجات ہوئے ایک کروڑ 26 لاکھ، اسی طرح POL کے لئے ایک کروڑ 50 لاکھ رکھے گئے تھے اور اضافی اخراجاب ہوئے ایک کروڑ 83 لاکھ، پودوں اور مشینری کے لئے 20 لاکھ رکھے گئے تھے اور اضافی اخراجات ہوئے ایک کروڑ 83 لاکھ روپے۔ اس طرح کے اخراجات باقی تمام ڈیپارٹمنٹس میں بھی ہوئے ہیں جن میں گاڑیوں کی خریداری ہے، مختلف چیزیں ہیں، ان کو کنٹرول کرنا چاہیئے، چادر دیکھ کے پاؤں پھیلانے چاہئیں، یہ انتہائی افسوس ناک بات ہے کہ ہم ہر سال سپلیمنٹری بجٹ اس غریب صوبے پہ، یہ ہماری ناقص منصوبہ بندی ہے، اس سال بھی اگر منسٹر صاحب نے جو بجٹ منظور کیا ہے، اگلے سال ہم دیکھیں گے کہ کتنے اربوں کا پھر ہم اضافی بجٹ کی منظوری کے لئے اس ہاؤس میں دوبارہ بیٹھیں گے۔ شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Ms. Ayesha Bano Sahiba.

محترمہ عائشہ بانو: Thank you very much. جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے میں اپنی پارٹی کی اور ٹریژری بنچز، اپوزیشن، سب کو پہلے بجٹ کے پاس ہونے پر بہت مبارک باد پیش کرتی ہوں کیونکہ یہ بجٹ صرف ہمارا نہیں ہے، اگر اس بجٹ کا استعمال ہو گا تو یہ جتنے بھی ہمارے ممبران اسمبلی بیٹھے ہیں، ان سب کو فائدہ دے گا۔ میں Prisons کے اوپر بات کرنا چاہوں گی، ہمارے Prisons کا جو Concept ہے کہ یہ Lock ups اور Prisons کا تو پچھلے ہمارے Tenure میں بھی اور اس Tenure میں بھی Prisons کا Concept change کیا گیا ہے، اس کا Concept ایک Correctional facility کی طرف لے جایا گیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ جو ہمارے Prisons میں موجود قیدی، ان کو کس طریقے سے ہم لوگ ایک معاشرے کا ایک اچھا اور ایک مؤثر فرد کیسے بنا سکتے ہیں؟ اس Concept کے ساتھ Prisons میں بہت ساری ریفارمز ہوئی ہیں، بہت ساری اچھی اصلاحات ہوئیں، بہت سارے اچھے Initiatives ہوئے، ان کو Productive skills سکھائے گئے، ان کے لئے ایسی ریفارمز لائی گئیں تاکہ یہ جب جیل سے باہر نکلیں، اپنا جیل ٹائم پورا کریں تو کم از کم وہ معاشرے میں Re-integrate ہو سکیں، اس Concept کے ساتھ Prisons میں بڑی اچھی ریفارمز لائی گئیں جناب سپیکر صاحب، ہمارے ضمنی بجٹ میں Cameras کی بات کی ہے، یہ چھوٹا سا ایک پوائنٹ ہے لیکن اس کے پیچھے ایک

بڑی ساری چیزیں اگر ہم لوگ دیکھے سی سی ٹی وی کی وجہ سے ہم لوگ کسی ایک دیوار پہ جہاں پر پانچ لوگوں کو مختص کریں لیکن وہاں پر اگر کیمرا کی Installation ہو جاتی ہے تو آپ یہ سوچیں کہ کتنے سارے لوگوں کی ڈیوٹی صرف ایک بندہ کر سکتا ہے، ان کیمروں کو Monitor کرے گا۔ دوسری طرف Digitalization کا زمانہ ہے، Digital surveillance کا زمانہ ہے، ہر ایک چیز Digitalize ہو رہی ہے، یہی جو Virtual courts جو ایک Concept ہے کہ ہمارے ایسے Sensitive prisoners یا ایسے ہمارے Prisoners جن کو ہم لوگ جیل سے کورٹ لے کر جاتے ہیں، ان کا وہاں پر لے جانا، ان کی سیکورٹی کا انتظام کرنا، نہ صرف یہ کہ اس کے ساتھ پیسوں کا ضیاع ہوتا ہے بلکہ اس قسم کے Prisoners کو لے جانا ایک الگ Security concern ہے، یہ جو Virtual courts اور وہاں پر کیمروں کی Installation اور کورٹ میں پھر ان کی Installation یہ ایک بہت اچھی ریفارمز ہیں کیونکہ اس میں جو سروے کے مطابق تقریباً ستر (70) سے پینتالیس (45) فیصد جو آپ کے Commute پہ جو چارجز آتے ہیں، اس میں کمی بیشی ہوگی، Prisoners reforms میں کچھ چیزوں کو میں Mention کرنا چاہوں گی کہ Last year وہاں پہ سائکالوجسٹ Appoint کیا گیا تھا تاکہ ان کو Rehabilitation ہو، ان کے ساتھ بات چیت ہو کہ کیوں وہ اس قسم کی غلطی کر کے وہ جیل آتے ہیں، ان کی Rehabilitation اور نہ صرف یہ کہ ان کو سائکالوجسٹ وہاں پر ان کو Medical treatment ان کی پوری کوشش کی جارہی ہے، سب سے زیادہ جو ایک اچھی چیز Appreciate کی گئی ہے، وہ ان کی Diet ہے کہ Diet ان کی جو ہے، اگر آپ اس کو دیکھیں، ہر Prison کی تقریباً Standard diet ان کو دی گئی ہے، ایک چیز پہ میں منسٹر صاحب کو بھی ریکویسٹ کروں گی، ہمارے ایڈوائزر صاحب کو بھی میں ریکویسٹ کروں گی کہ میری یہ خواہش اور ہماری یہ ریکویسٹ ہوگی، اگر ہم لوگ ان Prisons کو اگر Financial autonomy تھوڑی بہت دے دیں تو یہ بہت اچھا ہوگا کیونکہ جب ان کے ٹھیکے جو دیئے جاتے ہیں، کھانے کے، وہ ان کو ٹائم پہ Payment کرنا، پنکھا خراب ہو گیا ہے تو وہ پنکھے کے لئے ہوم ڈیپارٹمنٹ کو لکھ کر، پھر دوبارہ واپس آتا ہے، ایک چیز کو ٹھیک کرنے کے لئے دس جگہ پر لیٹر جاتا ہے، تو میری یہ ریکویسٹ ہوگی فنانس منسٹر صاحب سے کہ وہ اس چیز کو آگے Pursue کریں، ہمارے ایڈوئزر صاحب، وہ اس چیز کو آگے لے کر جائیں، ان Prisons کو جس طرح انہوں نے پولیس تھانوں کو ایک Financial autonomy دی ہے اسی طرح Prisons کو بھی Financial

autonomy دیں تاکہ وہ اپنی چھوٹی موٹی ضروریات کو Locally handle کریں، نہ کہ یہ بار بار ان کو بھجوائیں۔ دوسرا، 2012 کا واقعہ آپ کو یاد ہوگا جو بنوں Prison کا جو Break ہوا تھا، اس کا ذکر میں اس لئے کرتی ہوں کہ اگر اس وقت Surveillance cameras لگے ہوتے، ایک Proper طریقہ ہوتا اور Secure digital surveillance کا ایک طریقہ ہوتا تو بہت کچھ اس میں Clarity آجاتی، کون اس میں Involve اور کس طریقے سے وہ Break ہوا تھا؟ ڈی آئی خان جیل کا جو ہوا تھا۔ میں Zoo کے بارے میں ضرور، سپلیمنٹری بجٹ میں کانجو Zoo کا ذکر بھی آیا، میں اس لئے اس کا ذکر بھی کرنا چاہوں گی کہ پشاور میں ہمارے صوبے میں خاص طور پہ پورے پاکستان میں Entertainment کے لئے لوگوں کے لئے کچھ نہیں ہے، اگر اب دیکھا جائے ہمارا معاشرہ ایسا ہے کہ یہاں پر خاص طور پہ بچوں کی Entertainment کے لئے بہت Limited venues ہیں جہاں پر یہ بچے جا سکتے ہیں، پارکس ہیں، اس کے علاوہ ایسی کوئی Entertainment کی جگہ As such نہیں ہوتی ہے، Zoo میں میرے خیال سے بچوں کے لئے نہ صرف یہ کہ Recreational education اور سب چیز کا Purpose fulfill کرتا ہے، یہ کانجو ایک Zoo بننے جارہا ہے، اس کو ہم بہت Appreciate کرتے ہیں، میں چیف منسٹر صاحب اور منسٹر صاحب دونوں کو بہت Appreciate کرتی ہوں کیونکہ یہ بچوں کے لئے ایجوکیشن کا بہت ایک اچھا ذریعہ ہے۔ Last پہ میں ایک Out of school children پہ ضرور بات کرنا چاہوں گی، آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہمارے جتنے بھی بجٹ پچھلے پاس ہوئے، ان میں ایجوکیشن کو Prioritize کیا گیا، ہیلتھ کو Prioritize کیا گیا، یہ یہی وجہ تھی کہ صوبہ سرحد، خیبر پختونخوا ہمارا پراونس پورے پاکستان میں Literacy rate میں سب سے زیادہ تیزی سے جو ہمارے Literacy rate کو increase کیا جا رہا ہے، یہ بہت ایک خوش آئند بات ہے، اس میں میرے خیال سے کریڈٹ ہمارے منسٹر صاحب کو بھی جاتا ہے، چیف منسٹر کو بھی جاتا ہے، پی ٹی آئی گورنمنٹ کو بھی جاتا ہے، عمران خان کو جاتا ہے کیونکہ ان کا Vision تھا کہ Literacy rate کو زیادہ کیا جائے، صوبہ سرحد جو ہے، اس کا Literacy rate تو سب سے زیادہ Increase ہو رہا ہے، پچھلے کچھ تھوڑے ٹائم میں کافی حد تک Increase ہوا ہے۔ Last میں صرف یہ بات کرنا چاہوں گی، منسٹر صاحب کو بھی، اس ایوان کو، کہ پانی کو خدارا Commodity کا درجہ دے دیں کیونکہ ہمارے ملک میں، نہ صرف پاکستان میں بلکہ پوری دنیا میں پانی کا جو بحران آنے لگا ہے، پوری Western countries, developed countries جو ہیں، پانی کو ایک

Commodity کا درجہ دے رہے ہیں، میری بھی ریکویسٹ ہوگی، کیونکہ یہ بہت کم عرصے میں یہ Assessment ہوئی ہے، پینے کا صاف پانی ایک ٹائم کے بعد ناپید ہو جائے گا، میری بھی سب سے ریکویسٹ ہے کہ پلیز آپ لوگ خدارا پانی کا جو استعمال ہے، خاص طور پہ پانی کو Commodity کا درجہ دے کر اس کے لئے سپیشل کوئی ایسی کمیٹی بنائی جائے کہ جس میں پانی کی Storage، کیونکہ پورے ملک میں، پاکستان میں صرف دس فیصد پانی Storage کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ نے ضمنی بجٹ پہ بات نہیں کی، .Thank you very much آپ نے Suggestions دی ہیں، ضمنی بجٹ پہ آپ نے بات نہیں کی۔ جی شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: مننه جناب سپیکر صاحب، زه یو څو پوائنټس داسې دی چې په دیکښې هیڅ شک نشته دے، Constitution of Pakistan, Article 124 چې کوم طریقه کار دے، د هغې مطابق حکومت ته دا اختیار حاصل دے خو زما به یو خواست وی چې په دې صوبه کښې تاسو اوګورئ چې مونږ د دې صوبې حالات اوګورو، زمونږه د دې صوبې خلق چې دی د څومره سختو تکلیفونو سره مخامخ دی، که یو طرف ته مونږه اوګورو، بې روزګاری ده، که بل طرف ته مونږه اوګورو، په دې صوبه کښې حالات چې کوم دی، خلق چې دی، Insecure دی، که بیا مونږه د ګرانئ خبره اوکړو، په دې حالاتو کښې تاسو اوګورئ چې دا څه حالات دی، په هغې کښې بیا د سپلیمنټری بجټ تاسو اوګورئ، دلته یو طرف ته نه خو مونږ دا اورو چې مونږه په دې صوبه کښې ډیر زیات Saving اوکړو او که مونږه د ګاډو خبره کوؤ نو په هغې کښې هم دا خبره کیږی چې مونږه کافی Even چې منسټر صاحب په خپل بجټ سپیچ کښې هم ذکر کړے وو او زه به بار بار دا خبره کوم، ما تقریباً هر ځل دا خبره کړې ده چې هغه خرچې د عوامو سره، یو خو دا ده چې عوامو د پاره د هغوی د ریلیف د پاره، د هغوی د فلاح و بهبود د پاره څه خبره وی نو بیا خو ظاهره خبره ده دا یو ښه خبره ده، مونږ ستائنه کوؤ چې تاسو بیا په هغې کښې سپلیمنټری بجټ هم کولے شئ خو که بیا مونږه دا اوګورو چې دلته کښې زمونږه سرکاری ډیپارټمنټ تاسو اوګورئ، دا شاهی خرچې چې کومې دی، تاسو په دې دفترونو کښې لاړ شئ چې تاسو د یو یو دفتر اخراجات اوګورئ، تاسو د هغوی د ټیلیفون خرچې اوګورئ، تاسو د هغوی د پی اے او

پرسنل سیکرټری د هغوی د ګاډو، دا کوم ګاډی چې اغستې دی او د ګاډو چې کوم دا بې دریغه استعمال دے، که زه د سیکرټری نه شروع شم، تر خکته ستره ګریډ پورې چې څومره خلق دی، د هغوی سره یو یو، دوه دوه ګاډی نه دی؟ د هغوی په کورونو کښې د هغوی د فیملی د پاره بیل بیل ګاډی وی او د سرکار ګاډی دی۔ بل دا ده چې دا ګاډی صرف دا نه ده چې صرف ګاډی دی، د هغې دا پټرول، د هغې چې څومره خرچه ده، هغه ټوله چې ده دا سرکار کوی، پکار دا ده چې مونږه په دې بجټ کښې دا هم خیال اوساتو چې دا کومې خرچې مونږه کوؤ، بلکه دا کوم سیکرټریټ دے، په هغې کښې د پارکنګ دومره غټه مسئله ده چې هلته کښې خلقو ته بیا دا وئیلې کیږی چې تاسو آرمی سټیډیم او داسې مختلف ځایونه بنائی چې دا دومره پیسه دوئ لګیا دی دلته ایښودې ده، چون پچپن (55 / 54) کروړ روپئی، پکار خو دا ده چې دا پارکنګ سسټم چې دے دا دوئ ټهیک کړی۔ د پولیس حوالې سره چې کوم دلته پیسې دی، زه به په دیکښې دا خواست کوم چې دا حوالات چې کوم دی، په حوالات کښې چې کوم خلق راځی، د هغوی ډیر بد حال وی، هغوی که مونږه د خوراک خبره کوؤ، که د هغوی د استوګنې خبره کوؤ نو هغې باندې چې د هغوی کومې پیسې دی، هغوی ته کوم بجټ ایښودے کیږی، هغه نه خرچ کیږی، بیا چې دومره پیسې ایښودې شوې دی، پکار ده چې دا کوم Deserving خلق دی، کوم مستحق دی، پکار ده چې په هغوی باندې اوشی۔ بل یو ډیره زیاته مهمه خبره چې کومه Recent تاسو اوګورئ چې یو داسې ایشو وه چې مونږ بار بار په څو څو ورځو دا په سوشل میډیا باندې په الیکټرانک پرنټ میډیا باندې چې کوم ځنګلونه تاسو اوکتل، په کومه طریقه باندې هور اولګیدو، څنګه اولګیدو، ولې اولګیدو، چا اولګولو؟ دا خو یو ځان ته خبره ده خو د دې د مخ نیوی د پاره اوسه پورې مونږه اونه کتل چې د حکومت سره، د ډیپارټمنټ سره، د جنګلات ډیپارټمنټ به زه تاسو ته اووایم چې د دې تاسو دا سرکاری چې کوم ریسټ هاؤسز تاسو اوګورئ، د دې په ریسټ هاؤسز کښې ټوله ورځ دا خلق دوئ سره دا د فیملی ریسټ هاؤسز دی، د دې خرچې دی، غټ غټ ګاډی دوئ سره دی خو ډیره د افسوس خبره ده چې تاسو دې ته اوګورئ چې هلته عام خلق راپاڅیدل او یو بوټے به ئے کټ کولو

او بل بوټے به ئے وهلو، اوس دا په دې دور کښې تاسو اوګورئ چې د ټیکنالوجی خبره کیږی، د سائنس خبره کیږی او دې حالاتو کښې تاسو اوګورئ نو دغه چې کومې پیسې دوئ ایښودې دی، دا خو ډیر سخت دغه دے، پکار خو نه ده چې دا ایکسټرا دوئ کوم اماؤنټ او کومې پیسې دوئ هغه کړی دی۔ د دې نه علاوه زه د انډسټری خبره کوم، دلته په انډسټری کښې دوئ ایک اعشاریه صفر سات (1.07) ارب، دا اوس تاسو اوګورئ دا دومره غټ اماؤنټ دے، دلته کښې بیا مونږ ته دا وئیلې کیږی چې د پختونخوا دلته یو د KP ، خیبر پختونخوا بورډ آف انویسټمنټ، زه بار بار دا خبره ځکه کوم چې د دې کار دا دے چې په دې صوبه کښې څومره هم انډسټریز دی، د هغوی د پاره یا خلق چې دی، هغه Convince کول چې هغه په دې صوبه کښې انډسټری اولګوی یا نور کاروباره اوکړی خو تاسو دا اوګورئ چې دا KP-BOIT چې دے، دوئ ځان له په رینټ باندې په لکهونو روپو، ګوره جی پیسې په څه لګی؟ د هغوی په خرچو باندې لګی، کوم چې Main کار دے، دا جوړ شوے دې د پاره دے چې په دې صوبه کښې دوئ انویسټمنټ راوړی، اوس دا به ماته مسټر صاحب اووائی چې د دوئ کومه MoU تلې وه، په دبئی کښې د هغې پیسې هم دلته ما اوکتل، دا پیسې چې کومې خرچ شوې دی، هغه برائے نام MoU sign شوې ده، د هغې ډیټیل هم ما سره شته، صرف هلته تګ دے او د دنیا ډیپارټمنټس او د سرکار خلق، دا پیسه چې کومه ده، دا پکار دا ده چې دا په عوامو باندې لګیدلې وے، دا د پیسې ضیاع چې ده دا په دفترو باندې په سرکار باندې په یو یو سرکاری افسر باندې درې درې، څلور څلور ګاډی د هغې پټرول۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Windup کړه میډم۔

<u>محترمہ شگفتہ ملک</u>: دا د دې صوبې عوامو باندې ډیر زیات بوجهـ دے، دا بجټ چې کوم دے، پکار دا ده چې اوس ئے مونږه مخ نیوے اوکړو، داسې حالاتو کښې خو پکار نه وه چې د تبدیلئ وخت کښې دومره زیات اماؤنټ کښې د سپلیمنټری بجټ پیش شوے دے۔ ډیره مننه۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: *تھینک یو۔ جناب احمد کنڈی صاحب۔*

<u>جناب احمد کنڈی</u>: *پابہ گل سب ہیں رہائی کی کرے تدبیر کون*

دست بستہ شہر میں کھولے میری زنجیر کون
پابہ گل سب ہیں رہائی کی کرے تدبیر کون
دست بستہ شہر میں کھولے میری زنجیر کون
میرا سر حاضر ہے لیکن میرا منصف دیکھ لے
کر رہا ہے میری فردِ جرم کو تحریر کون
نیند جب خوابوں سے پیاری ہو تو ایسے عہد میں
خواب دیکھے کون اور خوابوں کو دے تعبیر کون

اس تمہید کا مقصد صرف اور صرف یہ تھا، سپلیمنٹری بجٹ پہ بحث ہو رہی ہے، انرجی اور پاور کا میں نے دیکھا، اس میں چار سو ستر (470) روپے ٹوٹل لگے ہیں، پچھلی دفعہ میں نے ایک غلطی کی نشاندہی کی، ہم بڑے بڑے خواب دیکھ رہے ہیں، صوبے کے مقدمے کے حوالے سے، اس کے وسائل کے حوالے سے، ہمارے وائیٹ پیپر میں ایک ڈیٹا غلط تھا، ہمارے بڑے سنجیدہ فنانس منسٹر جن سے ہمیں بڑی توقعات ہیں، فنانشل ایکسپرٹ ہیں، انہوں نے اس غلطی کا جو جواز دیا، انہوں نے کہا کہ بھئی ہمیں مرکز سے ڈیٹا آتا ہے، اس لئے ہم نے Frame کر دیا، میں ان سے یہ گزارش کرتا ہوں، ہماری لڑائی وہی اسلام آباد کے Mindset کے ساتھ، اگر آپ ادھر ڈاکخانے کے طور پر بیٹھے ہوئے ہیں، جو چیزیں وہ بھیجتے ہیں آپ Frame کرتے ہیں، پھر تو میرے خیال میں ہمیں بڑا نقصان ہوگا۔ میری گزارش یہ ہے، یہ Ping-pong ہم کوئی اسلام آباد اور پشاور میں نہیں چلے، یہ بڑا سیریس مسئلہ ہے، یہ ہمارے سب سے اہم مقدمے کو نقصان دے گا، گیارہ اعشاریہ آٹھ (11.8) بلین یونٹ انہوں نے لکھا تھا جو کہ غلط تھا، یہ کہتے ہیں، یہ منسٹری پیپلز پارٹی کی ہے، بھئی جس کی بھی ہے، ہمیں آپ سے توقعات ہیں، آپ ہمارے منسٹر ہیں، ہم آپ سے جواب طلب کر رہے ہیں، میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ بھئی ہم خواب تو دیکھ رہے ہیں، اگر ہم اس طرح نیند میں سوئے رہے تو یہ مقدمہ کون لڑے گا؟ Already اسلام آباد کے ایوانوں میں وہ تمبا کو جو میرے Divisible pool کو سو ارب دیتا ہے، فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں Eighty billion اور سیل ٹیکس Twenty billion، مجھے اس سے کچھ نہیں ملتا، میرا پانی تقریباً کوئی چالیس پچاس ارب کا دوسرے صوبے استعمال کرتے ہیں، میری لڑائی تو مرکز کے ساتھ یہی ہے، میں چار پانچ سو ارب کی بجلی دیتا ہوں، وہ بناتا کتنے پہ ہوں، بیس ارب پہ بناتا ہوں، سب سے سستی ترین، مجھ پہ سب سے زیادہ لوڈ

شیڈنگ ہے، آج بھی ڈیرہ اسماعیل خان میں اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہے، ایک نئی Terminologyنکالی ہے، Forced load shedding کے نام پہ، Tripping ہے، آئی جی صاحب پہ میرے مقدمے بھی نہیں آتے، میرا یہ جو مقدمہ ہے، ہمیں ان سے توقع ہے، تیل سب سے زیادہ دیتا ہوں، تین چار سوارب کا، فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی نہیں دیتے، آئل ریفائنری نہیں دیتے، چالیس سال جنگ ہمارے صوبے نے لڑی ہے، اس ملک کے استحکام کے لئے، خوشحالی کے لئے، سالمیت کے لئے، پولیس کی تنخواہیں سب سے کم ہماری ہیں۔ اس کے علاوہ آپ دیکھ لیں، این ایف سی ایوارڈ میں ہم نے ایک Multiple indicators NFC Seventh دیا جس میں پانچ فیصد ہم نے رکھا تھا، جو صوبہ سب سے زیادہ Revenue generate کرے گا، اس کو Five percent weight age دی۔ مجھے بتائیں، سب سے پرانے تاریخی راستے میرے پاس ہیں، غلام خان میرے پاس ہے، تورخم میرے پاس ہے، انگور اڈہ میرے پاس ہے، خرلاچی میرے پاس ہے، وا خان میرے پاس ہے، سوائے چمن کے تمام Crossing points سنٹرل ایشیاء کے میرے پاس ہیں لیکن ٹریڈ نہیں کر سکتے، مجھے بتائیں، میری تو Revenue generation کے یہی راستے ہیں، سنٹرل ایشین کے ساتھ، اگر یہاں پہ میں بزنس نہیں کروں گا تو میں ریونیو کہاں سے Generate کروں گا؟ میری گزارش یہ ہے، اس صوبے کا سب سے اہم Portfolio وہ انرجی اینڈ پاور ہے ہمارا کوئی Proper Advisor نہیں ہے، ہمیں یہ مقدمہ اسلام آباد کے Mindset کے ساتھ لڑنا پڑے گا، ون یونٹ کے Mindset کے ساتھ لڑنا پڑے گا، اس کے لئے ہم ان سے صرف گزارش یہ کرتے ہیں، باقی آپ تلواریں یا بندوقیں مت اٹھائیں لیکن سنجیدگی تو دکھائیں، کم از کم اس طرح کی اگر یہ باتیں کریں گے کہ بھئی یہ فیڈرل سے ڈیٹا آیا ہے، ہم نے Frame کر دیا ہے بغیر دیکھے، تو یہ بہانے نہیں چلیں گے، ہمیں ان سے بڑی توقعات ہیں، ہمیں امید ہے جو یہ چیزیں ٹھیک کریں گے، ہمارے صوبے کا جو اہم مقدمہ ہے، ابھی یہ ہاؤسز جتنے بھی ہیں، یہ Irrelevant ہوتے جا رہے ہیں، By God میں آپ کو وہ بات بتا رہا ہوں جو پبلک میں ہے، لوگ لائینوں میں لگے ہوئے ہیں، تیل کی خریداری کے لئے، آٹے کی خریداری کے لئے بیس بیس گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہے، نہروں میں پانی نہیں ہے، دریا کے کنارے پہ رہتے ہیں لیکن نہروں میں پانی نہیں ہے، مجھے بتائیں، ان ایوانوں سے لوگوں کی توقعات ختم ہو رہی ہیں، پھر اگر اس طرح کے غیر سنجیدہ بیانات ہوں گے، مجھ سے حلقے کے لوگ پوچھتے رہتے ہیں، فنانس منسٹر اتنا پڑھا لکھا اگر اس طرح کا بیان دے گا، اس سے لوگوں میں Resentment بڑھتی ہے۔ میری

گزارش ہے، دست بستہ گزارش ہے، جو کم از کم اگر ہم حالات بدل نہیں سکتے تو سنجیدگی کر سکتے ہیں۔ شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Sher Azam Wazir Sahib, not present, it lapsed. Ms. Shahida Waheed Sahiba, not present, it lapsed. Ms. Samar Haroon Bilour, not present, it lapsed. Mr. Shakeel Bashir Umarzai Sahib, not present, it lapsed. Mr. Salauddin Sahib, not present, it lapsed. Mr. Faisal Zeb Sahib, not present, it lapsed. Akram Khan Durrani Sahib, not present, it lapsed. Mr. Munawer Khan Sahib.

جناب منور خان: تھینک یو جناب سپیکر، یقیناً لوگ ضمنی بجٹ پہ بات کر رہے ہیں لیکن مجھے اپنے حلقے کے، تیمور خان، اگر آپ تھوڑا مجھے، سب سے پہلے میرے خیال میں آج کل جو میں لکی مروت کی بات کروں گا، لوڈشیڈنگ تو ٹھیک ہے اپنی جگہ پہ لیکن وہاں پہ مکمل جو فیڈر رہے، ان کو بند کر دیا گیا ہے، لوگ اب یہاں تک آ گئے ہیں کہ پینے کے پانی کا مسئلہ بن چکا ہے، مسجدوں میں پانی نہیں مل رہا، لوگ تو روڈوں پہ آ گئے لیکن واپڈا والے ٹس سے مس نہیں ہو رہے ہیں، میں یہاں پہ فضل الہیٰ خان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، اس کے بعد میرے خیال میں جس طرح فضل الہیٰ خان گرڈ میں جا کر وہاں پہ اپنی بجلی کو On کرتے ہیں، میرے خیال میں اب ہماری بھی مجبوری ہو جائے گی کہ ہم بھی وہاں گرڈ پہ جا کر، جلوس کی شکل میں جا کر وہاں پہ بجلی On کریں گے کیونکہ نہ ان کو Protest پہ کوئی ہے کہ یہ Protest کر رہے ہیں، یہ لوگ اب، بس یار، آخر پانی نہیں مل رہا، ٹیوب ویل بند پڑے ہیں، کم از کم یہاں اتنا کر لیں کہ پانی کے لئے بجلی تو On کریں، میں آپ کی وساطت سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ کم از کم یہ آپ ڈائریکشن جاری کریں اپنی طرف سے کہ کم از کم جتنی لوڈشیڈنگ ہے، شیڈول کے مطابق وہ لوڈشیڈنگ تو ٹھیک ہے لوگ برداشت کر رہے ہیں لیکن اگر چوبیس گھنٹے کی لوڈشیڈنگ ہو، فیڈر انہوں نے بند کر دیا ہے لکی میں، تو آپ سے ریکویسٹ ہے۔ دوسرا مسئلہ تیمور خان جھگڑا کے نالج میں لانا چاہتا ہوں، لکی پہلے جو ایف آر کا علاقہ تھا، اس کو ٹانک اور تجوڑی تحصیل ہے، وہاں پہ آج کل ایک ایشو اٹھ چکا ہے کہ لوگ اب سڑکوں پہ آ رہے ہیں کیونکہ وہاں پہ ایک بڑا گیس کا (مسئلہ ہے) جو پنجاب کو جا رہی ہے، وہاں پہ جو لوکل لوگ ہیں ان کو ابھی تک گیس نہیں مل رہی، میں تیمور خان جھگڑا سے یہ ریکویسٹ کروں گا اس سلسلے میں، کم از کم وہاں کی جو کمپنیاں ہیں، تیل کی اور گیس کی، ان کے ساتھ کم از کم ہم بات کر لیں کہ آخر ہم پنجاب کے لئے گیس پیدا کر رہے ہیں یا ان لوگوں کا وہاں پہ اس کا حق نہیں ہے؟ یہ اب ایشو اتنا بن چکا ہے کہ خدانخواستہ ایسا نہ ہو کہ

وہاں پہ وہ لوگ اس گیس کی جگہ، لوگ وہاں تک پہنچ جائیں گے پھر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بن جائے گا۔ اس سلسلے میں میرے خیال میں فنانس منسٹر سے ریکویسٹ ہے کہ پنجاب کو گیس ٹھیک ہے ہمیں یہ اعتراض نہیں ہے لیکن وہاں کا جو علاقہ ہے، وہاں کے جو لوگ ہیں، پہلے حق ان کا بنتا ہے، تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: شکریه جناب سپیکر صاحب، یو خو معافی غواړم، هغه بله ورځ څه چې شوی دی، ستاسو د هغه خبرو هم مذمت کوم ځکه چې دا خبرې سپیکر سره نه وی پکار، کومې چې ما ته شوې وې او که ما نه داسې څه شوی وی، د هغې هم زه معافی غواړم. زمونږه د پارلیمانی لیډر کار دا وی چې هغه په صوبه باندې خبره کوی، هغه په پالیسئی خبره کوی، د اپوزیشن لیډر د ټول ملک خبره کوی، مونږ خو ممبران چې یو، هغه ته مونږ له پینځه لس منټه ټائم راکړې، په هغې کښې د خپلې حلقې خبره نه شو کولے او په هغې کښې چې ته په یو منټ کښې هغه کومه طریقه چې تاسو اوکړه، دا مناسب نه وه، د هغې زه مذمت کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه جی، بهادر خان صاحب، بیا واوړئ، تاسو بیا هم دا خبره واوړئ جی۔

جناب بہادر خان: عرض کوم جی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: نه، نه جی، خبره درته کوم، تاسو له زه موقع درکوم، نه واوړئ جی، خبره واوړئ۔

جناب بہادر خان: یو خو تاسو دا-----

جناب ڈپٹی سپیکر: خبره واوړئ کنه جی، اوس خبره واوړئ، تاسو خبره اوکړه، دا ضمنی بجټ دے، ضمنی بجټ باندې بحث دے، تاسو په ضمنی بجټ باندې د رولز مطابق چې څه وایئی، پینځه منټه کښې خبره اوکړئ، تاسو د حلقې خبره کوئ، هغې د پاره که ریګولر سیشن نه وی، کال اټنشن راوړئ، تاسو خپل سوال راوړئ، ایډجرنمنټ موشن راوړئ، په هغې خبرې کولے شئ خو که تاسو وایئی چې دلته د لیلیٰ مجنون قیصې وایئی نو دا بجټ سیشن دے، تاسو به په ضمنی بجټ باندې خبرې کوئ جی۔

جناب بہادر خان: مهرباني سر، يو خو ما دا وئيل چې دا په سوؤنو ملينه او دا په سوؤنو اربونه او څه پيش شي چې دا خرچ شو نو زمونږ په حلقه کښې د دې وخته پورې د واټر سپلائي د څښکلو د اوبو دومره سخت تکليف دے، يو دوه ځل ما قرارداد پاس کړو دلته کښې په دې اسمبلئ کښې، تر ننه پورې په هغې باندې هيڅ عمل درآمد او نه شو، پينځه روپئي زمونږه په حلقه کښې د څښکلو د اوبو په دې څلور کالو کښې نه دي لګيدلي، دا درخواست کوم چې کوم دا ضمني بجټ پيش کيږي، کم از کم په ديکښې خو دومره څه مونږ ته په دې کال کښې ښايئي چې يره ستا په حلقه کښې د اوبو په مد کښې دا اولګيدو، د سي ايند ډبليو په مد کښې-----

جناب ڈپٹی سپیکر: عائشہ بی بی، آپ کی آواز کافی تیز آ رہی ہے، اقبال صاحب اور عائشہ بی بی۔

جناب بہادر خان: په روډ کښې دا اولګيدو، په سکول کښې دا کمره جوړه شوه، بند سکولونه پراته دي، مونږه به څلور کاله نعرې اوهلې او هغه بند سکولونه تر ننه پورې، ترکئ صاحب ناست دے، تر ننه پورې څلور پينځه سکولونه دي چې هغه اته کالو نه بند پراته دي، د باچا خان ماډل سکول سره او تر ننه پورې په څلور کاله کښې ما چغې اوهلې او هغې له تاسو تش سټاف ورنکړو، جوړول خو ډيره لويه خبره ده، يو کالج دلته جوړ نه شو، يو کالج دے په جندول کښ ډګري کالج دے او په منډا کښې پکار دے ځکه چې سټوډنټانو ته دغه نه ملاويږي، دا داخلې نه ملاويږي، مونږ ته يو کالج جوړ نه شو، يوه کمره د سکول جوړه نه شوله، په دې اوس اے ډي پي کښې تر دې وخت پورې چې په دې ايجوکيشن کښې تاسو چې څه ايښودي دي، زما په دې حلقې کښې يو سکول نشته دے، يو پکښې څه نشته، پکار ده چې ماله پکښې په دې ښه پورا حصه راکړئ، په څلور کالو کښې نه ده ملاؤ شوې، چې په دېکښې راکړئ۔ مړه په مسجدونو هغه دغه راغلي دي سپيکر صاحب، هغه سولر سسټم، تر ننه پورې په اوقافو کښې نه د يو مسجد مونږ ته پينځه روپئي ملاؤ شوې، نه په هغې کښې مونږ ته هغه سولر سسټم ملاؤ شو تر دې وخته پورې، درخواست کوؤ چې د څلورو کالو د راروان کال دا ټوله هغه کوم څه چې دي د هغې ازاله به کوئ، هغه به راکوئ۔ هغه بله ورځ چې ما د کوم روډ خبره کوله، دا ئے د درې مياشتو په ټينډر باندې په نيټه اغستے

وو چې مونږ به ئے په دريځ میاشتو کښې جوړوؤ، دوه کاله اووتل، تر ننه پورې پرون پرې هم خلقو احتجاج کړے وو، تمبوان پکښې وهلې وو ځکه چې د هغې نه دوړې ځي او تيار روډ ئے راته وران کړے دے، منسټر صاحب له پکار ده چې ايف ايچ اے والا رااوغواړي، دا د هغوی پراپرټی ده او د هغوی نه تپوس اوکړي، پيسې ورته ريليز شوې دی، په دوه کاله کښې پرې کار نه کيږی، بدمعاشانو له ئے په ټهيکه ورکړې ده او بدمعاشان خو ئے نه جوړوی۔ دا بلامبټ ايريګيشن دا يو داسې منصوبه ده چې د هغې نه هغه ټول علاقه آباديږی، زرعی ترقی خوشحالی په خلقو راځی، د اوبو مسئله هم کوهيان اوچ شوی دی، چينې اوچې شوې دی او هغه ورسره ځائے ګنده کيږی۔ په هغې کښې پروسږ کال نه هغه بل کال ئے په 20-2019 کښې په نان اے ډی پی کښې راغلے وو او هغه تر دې وخته پورې بيا پروسږ کال اے ډی پی کښې هم راغلے وو، هغې د پاره Cost تقريباً څه چوهتر (74) کروړ روپئی وتلې دی، پروسږ کال ئے اے ډی پی کښې ورله څه څلور کروړه روپئی ايښودې دی، تر ننه پورې سپيکر صاحب، هغه نه دے ټينډر کړے، خدائے خبر چې څه پرابلم دے ؟اوس سږ کال بيا په اے ډی پی کښې دے، درخواست ورته کوؤ چې دا مسئله راله حل کړی، په هغې کښې راله پيسې راکړی۔ بلامبټ مياں کلی ټو کامبټ يو روډ دے چې هغه د 2004 منصوبه وه، بائيس کلوميټر روډ دے، مونږ پروسږ کال ټينډر کړے دے او پروسږ کال پرې شروع شوې ده، پروسږ کال ئے پکښې بيس ملين ورکړې وې او سږ کال ئے پکښې بيس ملين ايښودې دی او د هغې باره سو ملين Cost دے، اوس په بيس ملينوباندې به د باره سو د Cost څه شے کيږی؟ زه خو نه پوهيږم، دا خو به زمونږ هغه وخت په دې باندې ختم شی۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Windup کړئ جی۔

<u>جناب بہادر خان</u>: دا درخواست درته کوؤ چې زمونږ په دې حلقه کښې تر دې وخته پورې زمونږ سره ډير زياتے شوے دے، ډير زياتے کيږی، دا اخرنے کال دے سپيکر صاحب، ستاسو په وساطت باندې دا طمع لرم ان شاءاللہ۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ټهيک ده جی۔

جناب بہادر خان: چې زمونږ د هغه زړو ازاله به هم اوکړی او نوے به هم منسټر صاحب زمونږه حلقې ته پام اوکړی او مونږ ته به څه بنیګړه به راسره اوکړی ان شاءالله، مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تیمور جهګړا صاحب، ده سره دې څل بنیګړه لږه ډیره اوکړئ جی، ډیرې ګیلې کوی، ده سره بنیګړه اوکړئ لږه۔ جناب حافظ عصام الدین صاحب۔

حافظ عصام الدین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، سپلیمنٹری گرانٹس پر بحث ہو رہی ہے اور اس کی منظوری لی جارہی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میرا خیال تو یہ ہے کہ یہ جو سپلیمنٹری گرانٹس پیش کررہے ہیں تو اس میں یہ لکھنا چاہیئے وزیر خزانہ صاحب کو کہ گزشتہ سال جو ہم نے بجٹ پیش کیا تھا وہ بجٹ خسارے والا تھا، وہ بجٹ Deficit budget تھا کیونکہ اگر وہ بجٹ سرپلس ہوتا، متوازن بجٹ ہوتا تو کوئی عقل مند یہ کہہ سکتا ہے کہ آج ہمیں دو سو چونتیس (234) ارب کی منظوری لینا ہوتی؟ دو سو چونتیس (234) ارب کی منظوری آپ گزشتہ بجٹ کے لئے لے رہے ہو تو مطلب یہ ہے کہ آپ کے اخراجات زیادہ ہیں اور آپ کی Receipts کم ہیں اور آپ کی آمدنی کے ذرائع بالکل زیرو ہیں، تو اس لحاظ سے ہمیں سوچنا چاہیئے، اور یہ دو باتوں کی عکاسی کرتا ہے، یہ سپلیمنٹری گرانٹس کا اسمبلی میں پیش ہونا منظوری کے لئے دو باتوں کی عکاسی کرتا ہے، ایک تو یہ کہ حکومت کی منصوبہ بندی انتہائی ناقص تھی، زیرو تھی پلاننگ، پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ کی منصوبہ بندی بالکل ناقص تھی جس کی وجہ سے یہ ابھی مزید گزشتہ بجٹ کے لئے مزید اس پر بوجھ لادا جارہا ہے یا تو اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ گورنمنٹ کی منصوبہ بندی ناقص تھی جس کی وجہ یہ سپلیمنٹری گرانٹس پیش کی جارہی ہیں یا دوسری اس بات کی، اگر یہ نہ ہو، کوئی یہ نہ مانے کہ منصوبہ بندی ٹھیک تھی، پھر اس بات کی عکاسی ضرور کرے گی کہ حکومت نے اس میں اپنی سیاست سے کام لیا ہے، یہ چیزیں ضروری نہیں تھیں لیکن حکومت نے اپنی سیاست کو چمکانے کے لئے یہ مزید اخراجات کئے ہیں، ان دو باتوں کے علاوہ ان شاءاللہ کوئی بندہ یہ نہیں کہہ سکتا ہے کہ کوئی تیسری وجہ ہو سکتی ہے جس کی بنیاد پر گرانٹس اسمبلی میں پیش کی جارہی ہیں۔ ہم اگر دیکھیں دو سو چونتیس (234) ارب کی گرانٹس پیش کی جارہی ہیں جناب سپیکر صاحب، میں انتہائی افسوس کے ساتھ ایک بات کہوں گا جو کہ حقیقت ہے، آپ نے فاٹا کے لئے پیسے تو رکھے تھے اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہوں گا، یہ سپلیمنٹری گرانٹس

2021-22 کے بجٹ کے لئے بھی پیش ہو رہی ہیں، گویا کہ یہ گرانٹس آپ کی 2021-22 کے بجٹ کے لئے، آپ نے پچھلے سال بھی سپلیمنٹری گرانٹس پیش کی تھیں، گویا کہ آپ کا 2019-20 بجٹ بھی وہ خسارے والا تھا، مزید یہ کہ جناب سپیکر صاحب، آپ فاٹا کے لئے تو کئی سالوں سے پیسے تو رکھتے ہو لیکن سال کے آخر میں وزیر خزانہ صاحب اقرار کرتے ہیں کہ جتنے پیسے ہم نے رکھے تھے وہ خرچ نہیں ہو سکے، وہ خرچ نہیں کر سکے لیکن اس کے بعد ہمیں اور صوبے کے لئے جتنے رکھے تھے، خیبر پختونخوا جو فاٹا کے علاوہ جو علاقے ہیں، Settle area، اس کے لئے تو جو رکھے تھے وہ بھی خرچ ہو سکے، مزید دو سو چونتیس (234) ارب کا مزید لے رہے ہو، تو اس کا اہم ثبوت یہ ہے کہ آپ نے جو فاٹا کے لئے رکھے تھے وہ بھی Settled area میں خرچ کئے ہیں کیونکہ وہ اگر خرچ کئے ہوتے تو پھر تو یہ اپنا اقرار کر چکے ہیں کہ وہ ہم خرچ نہیں کر سکے، کئی سالوں سے یہ اقرار کرتے ہیں۔ جناب سپیکر، ساتھ ساتھ یہ دو باتیں بھی ہیں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ حکومت یعنی دو Causes پر آئی تھی، ایک یہ کہ ریاست مدینہ اور کرپشن فری پاکستان، میں ایوان کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہوں کہ آپ نے اس بجٹ میں یا گزشتہ بجٹ میں ریاست مدینہ کے کن معیاری اصولوں کی اس میں پیروی کی ہے یا اس صوبے میں دس سال میں آپ نے کرپشن کے خاتمے کیلئے کتنے اقدامات کئے ہیں؟ کتنے آرٹیکلز میں آپ نے منظوری لی ہے اور کتنے آپ نے یہ لئے ہیں، مزید کتنی آپ نے اس میں اپنی توجہات صرف کی ہیں؟ مزید ان پوری گرانٹس میں دیکھو، اس میں کہیں یہ ہے کہ گاڑیاں لینے کیلئے، گاڑیوں کی مرمت کیلئے، بھئی، سرکاری دفتر میں تو ہر گاڑی نئی ہوتی ہے، ہر سال نئی گاڑیاں لی جاتی ہیں، تو چار پانچ سالوں تک تو اس میں کوئی کام کی ضرورت نہیں پڑتی ہے، جبکہ کروڑوں اربوں روپیہ گاڑیوں کی مرمت پر خرچ کیا جاتا ہے، خرچ کیا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ فاٹا کے ملازمین پی ایم یو پراجیکٹ کے ملازمین ہیں، جو لیکچررز ہیں، وہ دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں، ان کا یہ پراجیکٹ چلانا شروع کیوں کرتے ہو جب بعد میں یہی لوگ روڈوں پر آتے ہیں تو ان کا شروع کرنے کی ضرورت کیا ہے کہ وہ لوگ پھر آپ کے گریبان پڑ جاتے ہیں؟ لہذا فاٹا کے پی ایم یو پراجیکٹ ملازمین ہیں۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Windup کریں جی۔

<u>حافظ عصام الدین</u>: اور اے ڈی ایف کرم کے ہیں یا ایل اے ایف پراجیکٹ ملازمین ہیں، درخواست ہے کہ ان کو مستقل کیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، ایک اور اہم بات کی طرف میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں، چونکہ یہ حکومت ریاست مدینہ کی بھی دعویدار ہے، فاٹا میں بیس سالوں میں جو سینکڑوں مدارس

بلڈوزکر دیئے گئے، کیاآپ نے پانچ سالوں میں کسی بجٹ میں ایک روپیہ ان مدارس کے لئے رکھاہے، میں اس حکومت کی، صوبے کے ذمہ داروں کی توجہ اس طرف دلانا چاہتاہوں، وہ مدارس اس ملک کے، پوری دنیاکے رفاہی اور خدمتی ادارے ہیں، اگر میں یہ کہوں کہ اس ملک میں غریب عوام کی بہترین پرورش، پرورش اور نشوونمامیں اور بہترین کردار سازی میں مدارس جوکرداراداکررہے ہیں یاکرسکتے ہیں، وہ نہ آپ کی حکومت کررہی ہے نہ کوئی آپ کی یہ این جی اوزکرسکتی ہیں، ہماری این جی اوزتوکوئی بھی دیکھویہ توہمارے عوام کے کردار کی خرابی کاباعث بنتی ہیں۔۔۔۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Thank you, thank you.

<u>حافظ عصام الدین:</u> لہذامیری گزارش ہوگی کہ مدارس، فاٹاکے جومدارس جوریاست کے ہاتھوں بلڈوزکر دیئے گئے ہیں، لہذاان کی وہ بلڈنگز جوریاست کے ہاتھوں تباہ ہیں ان کی تعمیراورمرمت کے لئے بھی اس میں کچھ رکھاجائے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو، تھینک یو، شکریہ۔Last، مسٹر میر کلام خان صاحب۔

<u>جناب میر کلام خان:</u> ډیره مننه سپیکر صاحب، د ټولو نه اول خو زه نن چې د اپوزیشن او د سی ایم سره زمونږ کوم مجلس اوشو نو د سی ایم صاحب ډیره لویه شکریه ادا کوؤ چې ډیر پازیټو ډیر ښه مجلس اوشو زمونږ۔ دویمه بیا د صوبائی حکومت به زه سپیشل شکریه ادا کومه، د سی ایم صاحب، د منسټر صاحب چې په افغانستان کښې کومه زلزله اوشوه، په هغې کښې زمونږخلق کوم چې اخوا دی چې ډیر مدد اوشو ورسره، ډیر خوراک او دغه څیزونه اولیږلے شول ورته۔ نو سپیکر صاحب، دلته مجلس په ډیرو خبرو باندې اوشو، یو خبره د کامران صاحب نه به زما سپیشل ریکویسټ دا وی چې زمونږ د PMU لیکچررز چې کوم دی د هغوی یو خو Extension دے، د ده سره زما دغسې هم خبره شوې وه چې هغه ډیرې میاشتې اوشوې، ډیرې ورځې پرې تیرې شوې دی په هغې، هغه عاجزان دلته راغی هم، د ده سره ئے میټنګ هم شوے وو چې د هغې Extension هم اوشی او د هغوی د Permanent کولو دپاره هم خپل کوشش اوکړی۔ بله خبره دا سپیکر صاحب، چې زمونږ په شمالی وزیرستان کښې قبائلی علاقه چونکه د ټیکس فری زون ده، د Merger نه بعد د لس کالو د پاره حکومت دا ریلیف ورکړے وو نو په هغې کښې د کرش پلانټس دی چې هغې نه

لاندې باجړی او څیزونه راوړی او نور هم چې کوم کرومائیټ یا کوم معدنیات رااوځی، په هغې باندې چې کوم منرل ډیپارټمنټ دے د دوئ نه مختلف ټیکسز اخلی، نو په هغې به زما دې منسټر صاحب نه یا د ګورنمنټ نه زما ریکویسټ دا وی چې په هغې باندې چې کوم ټیکس دے، که هسې ئے څوک خلق اخلی چې د هغې هم نوټس واغستے شی او که د ډیپارټمنټ د طرف نه باقاعده دوئ ته ورکړے شوے وی، چې هغې پسې یو لیټر اوشی چې فاټا چې کوم وخت پورې فری زون دے، د هغې نه چې کوم هم هلته ټیکس نه اغستولو والا خبره ده چې هغه سر ته اورسی او قبائلی اولس هسې هم ډیر ځپلے شوے دے په دې جنګونو کښې، نو په هغې باندې چې د دوی نه ټیکسونه وا نه غستلې شی۔ نو په اخر کښې به بیا هم زما د حکومت نه دا توقع وی چې کوم هم لوظونه اوشول چې هغه سر ته اورسی او زمونږ مسئلې حل کړی۔ مننه، سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ اقبال وزیر صاحب۔

جناب محمد اقبال خان (وزیر امداد، بحالی و آباد کاری): شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، حافظ عصام الدین صاحب خبره اوکړه د مدرسې د جماعتونو، زما ورسره ډسټرکټ Touch دے خو دې اوس بجټ کښې په دې تیر کښې مونږ ته کم از کم ایک سو جماعتونو مدرسې فنډ ریلیز شوے دے او په پهلا ګورنمنټ کښې چې که جماعتونه، مدرسې، که جماعتونه دی او که داسې جماعتونه دی، جامع مسجد، د هغې د امام د پاره تنخواه شوې ده، فنډ جوړ دے، دا فرسټ ګورنمنټ دے چې جماعتونو مدرسې د پاره ئے فنډ کړے دے او ان شاءالله دې ډسټرکټ ته برابر فنډ مونږ ته ملاؤ شوے دے۔ بل میر کلام صاحب خبره اوکړه منرل والا، په هغې کښې منسټر صاحب او سی ایم صاحب، عارف صاحب سره ما خبره کړې ده، هغه ټیکس چې کومه پالیسی ده، هغه ټیکس هلته نه اخلی، ما سره کسانو جرګه کړې وه، هغه د یو ډسټرکټ نه راغلی دی، نارتھ وزیرستان نه، بنوں کښې ناست دی خو هغوی ته مونږ وئیلی دی چې تاسو نه کوم ټائم ټیکس غواړی هغې ټائم تاسو یوه ویډیو جوړه کړئ، مونږ ئے سی ایم صاحب ته لیږو او منسټر صاحب ته ورکوؤ، خو هغې پورې مونږ ته هغه Video / movie رانغله، نارتھ وزیرستان کښې هغه ټیکس ختم شوے دے، بنوں کښې اطلاعات دی مونږ

ته راغلی دی، نو په هغې مونږ ډی سی کمشنر صاحب ته وئیلی دی، هغوی نه څه اطلاعات راغلی نه دی، که راغلل نو ان شاءالله منرل ډیپارټمنټ ته د سی ایم صاحب په هغې کښې پخپله دا انسټرکشنز دی ایډمنسټریشن ته چې په دې ایکشن واخلئ او ما ته جواب راکړئ۔ تهینک یو، شکریه۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو۔ جی، تیمور سلیم جھگڑا صاحب۔

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت)</u>: جناب سپیکر، باتیں تو بہت ہوگئیں، سپلیمنٹری بجٹ پہ باتیں حالانکہ ہوئیں لیکن ٹوٹل باتوں میں کافی کم سپلیمنٹری بجٹ پہ، آپ نے خود بھی اس کی نشاندہی کی، میں کوشش یہ کروں گا کہ فوکس کروں سپلیمنٹری بجٹ پہ، کیونکہ ایک ٹیکنیکل مسئلہ ہے، باقی جو حلقوں کے اور پراجیکٹس کے اور اے ڈی پی کے شیئرز ان کو میں معذرت کے ساتھ آج Deal نہیں کروں گا اور اس میں بھی میں چند موٹی باتوں پہ کہ میں چاہتا ہوں کہ یہ جو سپلیمنٹری بجٹ کی ڈیبیٹ ہے یہ ہمارے نالج کو آگے لے جائے، مل کر ہم اپوزیشن خاص طور پہ حکومت کو اور بہتر چیلنج کر سکیں۔ میں اپوزیشن کے ان ارکان کا جو ابھی بیٹھے ہوئے ہیں، ان کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ کنڈی صاحب نے سنجیدگی کی بات کی تھی تو میرے خیال میں سنجیدگی کا پہلا عنصر یہ ہے کہ آپ اگر اتنی سنجیدہ باتیں کریں تو پھر آپ جواب سننے کے لئے، اگر سیٹ پہ بیٹھے ہوں تو وہ آپ کی اپنی سنجیدگی دکھائے گا، تو وہ مسئلہ تو حل ہو گیا۔ اب جو ٹیکنیکل باتیں ہیں، سب سے پہلے تو خوشدل خان صاحب نے اور یہ پوائنٹ انہوں نے Last year بھی اٹھایا تھا، تو یہ تھا کہ آیا یہ سپلیمنٹری بجٹ ہے یا Excess بجٹ ہے؟ سپلیمنٹری بجٹ ہوتا ہے جو کہ Budgeted expenditure یا Budgeted expenditure تو نہیں Budgeted estimate ہوتا ہے، بجٹ بھی ایک Estimate ہوتا ہے کہ آپ کتنا خرچہ کریں گے اور Revised estimate، کہ جو سال کے درمیان میں آپ اس کو Revise کرتے ہیں، تو اس کے درمیان میں فرق کیا ہوتا ہے؟ تو یہ جو دو سو (200) ارب کا جو سپلیمنٹری بجٹ ہے، اس پہ میں وضاحت دوں گا، Charged expenditure وہ ہوتا ہے جو Budgeted estimate اور Actual expenditure میں فرق ہوتا ہے، وہ اکاؤنٹس کی Closing کے بعد آپ کو ملتا ہے، وہ سال دو بعد، کنڈی صاحب آ گئے ہیں، میں ان کو Welcome کرتا ہوں کہ انہوں نے وہ بات تو نہیں سنی، میں ان کا جواب دینا چاہ رہا تھا لیکن باقی میری تقریر سنجیدگی سے سن لیں گے، جو Charged expenditure اور Budget expenditure میں فرق ہوتا ہے اس کو Actual expenditure اور Budget

expenditureمیں اس کو Excess budget کہتے ہیں، وہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے پاس جاتا ہے، جب اکاؤنٹنٹ جنرل آپ کے Actual جو Expenditures ہیں سال کے لگا دیں، ایک اس میں جناب سپیکر، چونکہ ہم نے پہلی بار پچھلے سال سے Projected actual اپنے وائٹ پیپر میں دینے شروع کئے تو یہ میں آپ کو کہہ سکتا ہوں کہ Actual expenditure تقریباً کوئی نو سو پچاس / نو سو ساٹھ (960 / 950) ارب روپے ہوگا جبکہ یہ سپلیمنٹری بجٹ کوئی تیرہ سو (1300) ارب روپے کا ہے تو Excess budget میں تو ہم نہیں جاتے، کوئی گیارہ سو اٹھارہ (1118) ارب روپے کا بجٹ تھا اور نو سو پچاس (950) ارب روپے کا Actual expenditure ہوگا اندازاً، تو پھر یہ ہے کیا؟ یہ جو دو سو (200) ارب روپے یہ کہاں سے آئے؟ اور میں آج جناب سپیکر، ذرا سنجیدہ تقریر کروں گا، اس میں اگر آپ دیکھیں یہ جو سپلیمنٹری بجٹ سٹیٹمنٹ والی کتاب ہے، اس میں آپ دیکھیں گے کہ اس کا سب سے بڑا جو حصہ ہے، وہ ہے Ways and means advances کا جو Page No. 240 پہ یہ جو D. No 44 ہے جو کہ نظر آرہا ہے کہ کوئی ایک سو تیس (130) ارب کی بہت بڑی لائن ہے کہ وفاقی حکومت سے کوئی ایک سو تیس (130) ارب روپے لئے، یہ صرف ایک Accounting technicality ہے، اس پہ میں نے پہلے بھی بات کی تھی، Accounting technicality ایسے ہے کہ جب بھی ہمارا اکاؤنٹ بیلنس زیرو میں جاتا ہے جو ہمیں اجازت ہوتی ہے کہ ہم اس کو ابھی مائنس اکتیس ارب تک لے جائیں اور وہ ہم بڑا Strategically استعمال کرتے ہیں، جب وہ زیرو کے نیچے جاتے ہیں تو یہاں پہ ایک انٹری آتی ہے اور وہ اس دن کے لئے وہ قرضہ نظر آتا ہے، لیکن پتہ نہیں کیوں اس سسٹم میں جب وہ واپس جاتا ہے تو اس کی Contour line نہیں ہے تو Basically یہ وہ ایڈوانس تو دکھائی دیتا ہے لیکن اس کا Actually expenditure سوائے اس پیسے پہ تھوڑا سا Interest وفاقی حکومت لیتی ہے جو اصولاً ان کو نہیں لینا چاہیئے کیونکہ ان کے پاس ہمارے NHA کے پیسے پڑے ہوتے ہیں تو وہ کوئی سو ڈیڑھ سو ملین کا آتا ہے، یہ ایک سو تیس (130) ارب روپے یہ کوئی Expenditure نہیں ہے، یہ ہم ایڈوانس لے رہے ہیں، تین دن بعد واپس کر دیتے ہیں، ایڈوانس لے رہے ہیں پانچ دن بعد واپس کر دیتے ہیں، تو وہ دو سو (200) ارب میں یہ ایک سو تیس (130) ارب تو یہ گئے۔ اس کے علاوہ جو باقی زیادہ تر جو Lines ہیں جہاں پہ سپلیمنٹری بجٹ آتا ہے وہ دو صورتوں میں آرہا ہے، ایک تو واقعی کوئی Unforeseen expenditure ہو، مثال کے طور پر آج ایک کیس آیا تھا جو وہ Lumpy skin disease کے لئے

جناب سپیکر، آپ نے بھی میرے خیال اس کا ذکر کیا تھا کہ اس کے لئے Vaccination کے لئے کوئی پیسے چاہیئے تو یہ ایک Unforeseen expenditure ہے، ہمیشہ کچھ نہ کچھ جو ہے وہ اس میں ہوتا ہے لیکن دوسری چیز ہم نے جان بوجھ کر پچھلے دو سال جب سے Covid آیا، بہت سے محکموں کے لئے ہم نے ان کا بجٹ جو پچھلے سال کا Actual expenditure ہوتا ہے، اس پہ ہم رکھتے ہیں کیونکہ بہت سے محکمے کرتے کیا تھے کہ اگر ان کے پاس POL کا بجٹ Extra اور M & R کا بجٹ Extra تو وہ لگا دیتے تھے تو جب ہم ان کا بجٹ کم کرتے ہیں ان Lines میں، جہاں پہ Expenditure زیادہ ہوتا ہے، زیادہ ہونے کا خطرہ ہوتا ہے تو اگر انہیں Extra پیسے چاہیئے ہوتے ہیں تو انہیں سال کے درمیان میں آنا پڑتا ہے تو اس کی وجہ سے بہت سی Lines جو ہیں وہ آتی ہیں لیکن Actually یہ Expenditure کنٹرول کرنے کا ہمارا ایک بڑا Successful طریقہ رہا ہے، ہمیں چیلنج بھی ہوتا ہے لیکن میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ فنانس کی ٹیم نے تو اتنا زبردست کام کیا ہے کہ پچھلے سال میں میں ابھی اندازاً ایک حساب لگا رہا تھا Technically تو پچھلے سال، پچھلے آپ بارہ مہینے لے لیں، آج جناب سپیکر، 27 جون ہے، 28 جون ہے، 27 جون ہے، یہ تین سو پینسٹھ (365) دن لے لیں، اس میں کوئی پچھتر (75) ارب روپے ہم نے Actually پیدا کئے جس کی وجہ سے ہمارا بجٹ پچھلے سال Balanced ہوا ہے، اس کا میں آپ کو Rough حساب دے دیتا ہوں۔ NHP جو ہمیشہ ہمیں Monthly مل رہا تھا، میں شوکت ترین صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، ہمیں اس طرح ایک سیاستدان چاہیئے جو Bold فیصلے لے، انہوں نے پچھلے سال ہمیں 30 جون کو پچیس ارب ہمارے ریلیز کئے جو ایک دن میں NHP کی تاریخ میں Record payment ہے، اس کے لئے ہم نے بڑا کام کیا، کیس لیا، پھر فنانس نے کام کیا اور کوئی Identify کئے کہ ہمارے پاس کمرشل اکاؤنٹس میں کوئی سو (100) ارب روپے پڑے تھے اور اس میں تقریباً بیس ارب روپے جو Endowment accounts میں تھے اور ان اکاؤنٹس میں تھے جو استعمال نہیں ہو رہے تھے، وہ Recover کئے، وہ Extra revenue بنا اور پھر جو ہم نے دو تین بڑے زبردست ورلڈ بینک کے پراجیکٹس جو ہے وہ کئے، جہاں ہم پرفارمنس کے Against قرضہ لے رہے ہیں ایجوکیشن میں، ہیلتھ میں، تو اس میں کوئی بیس ارب روپے پچھلے سال آئے، بیس ارب روپے اس سال آئے، تو یہ ہمیں جو ہے وہ Fiscal space دے رہے ہیں جس کی وجہ سے اس صوبے میں نوکریاں زیادہ پیدا ہو رہی ہیں، اس صوبے میں کام زیادہ ہو رہا ہے لیکن یہ میں مانتا ہوں اور اپوزیشن کے بھی کچھ اراکین نے یہ بات کی، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہمیں

اخراجات کم کرنے میں اور Potential نہیں ہے اور Potential نہیں ہے، بہت Potential ہے، میں خاص طور پہ جناب سپیکر، Highlight کرنا چاہتا ہوں، جو باتیں شگفتہ بی بی نے کیں جو میرے خیال میں انہوں نے بڑے اچھے Areas identify کئے، اگر ہم نے اب مزید Space find کرنا ہے، مزید خرچہ صوبے کے عوام پہ لگ سکے، اس کے لئے زیادہ Space ڈھونڈنی ہے تو دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں، یا کوئی آمدن بڑھائیں یا پھر کہ اخراجات کم کریں، آمدن بڑھانے پہ بات بھی ہو رہی ہے، کام بھی ہو رہا ہے، اس کے لئے بھی As a House ہمیں Bold ہونا پڑے گا کہ وہ کونسی جگہیں ہیں، صرف فیڈرل گورنمنٹ کی نہیں، جیسے ہم نے پچھلے تین سال محنت کی، ہماری آمدن تیس ارب سے پچھتر (75) ارب روپے پہ بڑھی لیکن ابھی بہت Potential ہے لیکن اس کے لئے ہمیں پبلک کو یہ Explain کرنا پڑے گا کہ کہیں کہیں Taxation ہوگی، فیس ہوگی، بہت سی جناب سپیکر، ایسی فیس تھی، آبیانہ بیس سال سے نہیں بڑھا تھا، فلاں فیس پچاس سال سے نہیں بڑھی، اسٹامپ پیپر پہ بات ہوئی، کروڑوں کی Purchase پہ سو روپے کا اسٹامپ پیپر ہوتا ہے وہ اگر ایک سو دس (110) ہو جائے تو ہم کہتے ہیں کہ آدھا صوبہ Strike پہ نکل جائے گا، پھر ہمارے پاس پیسے نہیں ہوتے تو ایک تو آمدن بڑھانا پڑے گی اور اس کا ہم نے Momentum جو ہے وہ بنادیا ہے، اس کو Continue کرنا ہے۔ اگر اخراجات کم کرنے ہیں تو دو چیزیں ہیں Pays اور Pension، میں اس پہ صرف Publicly بات کرنا چاہتا ہوں، بہت اچھا ہے اور ہم فخر محسوس کرتے ہیں کہ ہم سرکاری ملازمین اور جناب سپیکر، میں گریڈ ایک سے بائیس تک کی بات کرتا ہوں، یہاں پہ اسمبلی میں تو ہم قربانی دے دیتے ہیں، آپ کے جناب سپیکر، ممبرز میرے سے ناراض بھی ہو جاتے ہیں کہ تنخواہیں نہیں بڑھاتے ہیں لیکن ہم Public representatives ہیں، جب ہمیں Visibly دکھانا ہوتا ہے کہ ہم اپنی جو ہے، وہ جو اختیار ولی صاحب آج نہیں ہیں، لیکن وہ جو پیٹ پہ اینٹ اور وہ والا تو ہم کر دیتے ہیں، پتہ نہیں کہ کتنے سالوں سے تنخواہیں نہیں بڑھیں لیکن افسوس کے ساتھ یہ کلچر گورنمنٹ میں نہیں، اب آپ آج دیکھیں گورنمنٹ ہے، اپوزیشن ہے، جو بھی ہے، پاکستان مشکل حالات سے گزر رہا ہے، وفاقی حکومت نے ٹیکسز کم کئے، تنخواہیں بڑھائیں، آئی ایم ایف نے زبردستی سارا بجٹ چینج کرادیا ہے، اگر آپ حساب لگالیں، پچھلے دو سالوں میں سرکاری ملازمین کی تنخواہیں پچھلے سال سینتیس (37) فیصد اور اس سال تیس (30) فیصد زیادہ ہوئی ہیں، پندرہ فیصد نہیں تیس فیصد زیادہ ہوئی ہیں کیونکہ مارچ میں ہم ایک Increase دے رہے ہیں، جون میں دوسرا ہو رہا ہے، سب کو مبارک ہو، سب کو جو

ہے وہ نصیب ہو، سب کی زندگیاں اس سے بہتر ہوں لیکن اس کے ساتھ کچھ کچھ Reform کرنا پڑے گی، یہ Contributory pension کیوں ضروری تھی؟ کہ آگے لوگوں کی پنشن کا محفوظ ہو جائے، یہ پورا نہیں ہو رہا ہے، جا کر ریلویز کے ڈیڑھ لاکھ پنشنرز سے پوچھیں جن کو پنشن سال سے تقریباً نہیں ملی ہے، اگر اخراجات ٹھیک کرنے ہیں تو اس پہ یہ نہیں ہوگا کہ ائر کنڈیشنر نو سے دس بجے کھل جائے اور بڑے Steps لینا پڑیں گے، جو ہم نے لئے ہیں Work from home Friday اس سے کم از کم فیول کا بل، بجلی کا بل بیس فیصد کم ہوگا لیکن یہاں پہ مجھے حیرت ہے ستاسٹھ فیصد تنخواہیں زیادہ ہو جاتی ہیں، ایک روپیہ کہیں ادھر سے ادھر ہو جائے، سب Strike پہ نکلتے ہیں، پورا صوبہ بند کرتے ہیں، ان کے ساتھ اپوزیشن والے کھڑے ہو جاتے ہیں، گاڑیوں کی انہوں نے بات کی، بالکل ٹھیک بات ہے، میں نے ہیلتھ کو اس ہفتے ٹاسک دیا ہے کہ مجھے ساری گاڑیوں کی Inventory چاہیئے اور کیوں چاہیئے؟ دو سال سے میں مانگ رہا ہوں، مجھے ملی نہیں، یہ سارے محکموں میں ہوگا، گاڑیاں ہم کیوں ابھی لیز پالیسی لا رہے ہیں؟ کیونکہ اگر گاڑیاں سرکار کی ہوں گی تو ہر کوئی سمجھتا ہے کہ مفت کی ہے تو Abuse بھی ہوتی ہے، یہ چیزیں چینج ہونگی، میں آپ کو گارنٹی کرتا ہوں کہ اربوں روپے نہیں Tens of billion روپے نکلیں گے، سو(100) ارب نکلیں گے، یہ ویسے تقریریں کر کے یہ چیز پہلے سے بہتر نہیں ہوگی اور مجھے فخر ہے ہم نے بہت بہتر کی ہے، یہ جو پچھتر (75) ارب کا ہے، یہ واقعی ہم نے ڈھونڈے ہیں۔ Similarly، پنشن لے لیں، پیسے ہونگے تو پنشن دیں گے، اس لئے تو نئے ایمپلائز کے لئے یہ حل نکال دیا کہ آپ کے اس میں ہمیں Short term میں پیسہ زیادہ لگ رہا ہے کیونکہ ہم نے جو اس کا نظام نکالا جو پوری دنیا میں ہوتا ہے، جہاں پہ جتنا پنشن فنڈ کے لئے ایمپلائز سے لیا جاتا ہے، دس فیصد، حکومت اتنا ہی دیتی ہے، ہم نے کہا ہم زیادہ دیں گے تاکہ لوگوں کو میسج صحیح جائے، تو دس فیصد کے بجائے بارہ فیصد دے رہے ہیں۔ اب اس کو وہ ایمپلائز یونین کے بھی کچھ لوگ ہیں، وہ سیاست کر رہے ہیں، ان لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں، گارنٹی کرتا ہوں، جو آج بھرتی ہوگا، اگر پنشن کا نظام ہم نے ٹھیک نہیں کیا، اس کو چالیس سال بعد یہ پنشن نہیں مل سکتی، میں نہیں ہوں گا چالیس سال بعد، لیکن یہ جس طرح دو جمع دو چار آتا ہے، وہ یہ دیکھ سکتے ہیں، فیڈرل سیکرٹری فنانس مجھے Already کہہ چکے ہیں کہ ان کو ہمارا نظام، یہ نیا اتنا پسند ہے ان کی حکومت ہے کہ وہ اس کو کاپی کریں گے، درانی صاحب نے اس پہ سیاست کی یہ بھولتے ہوئے کہ یہ نظام وہ خود ہی لائے تھے، اس وقت لاتے تو آج سو (100) ارب کا بل Un-funded نہ ہوتا، سو ارب ہر سال کے زیادہ پڑے ہوتے، تو ان چیزوں پہ

ڈیبیٹ ہونی چاہیئے، جو یہ تنقید ہوئی ہے کہ سپلیمنٹری بجٹ ایک دن میں ڈسکس نہیں ہونا چاہیئے، میں نے فنانس کی ٹیم کو یہ بھی کہا تھا کہ یہ جو Revised estimate والا سسٹم ہے، یہ بہتر کرنا چاہیئے، ہمیں ایک Revised نہیں Quarterly revised بجٹ کرنا چاہیئے تا کہ وہ Budgeting ہر Quarter کے ساتھ بہتر ہو۔ انہوں نے کہا تھا کہ کوئی اس میں قانونی ایشو ہے لیکن ہم Informally یہ کر سکتے ہیں، جیسے ہم نے وائیٹ پیپر میں Already فگرز ڈال دیئے ہیں، ان شاء اللہ اگلے سال ہم یہ سپلیمنٹری بجٹ کے بھی فگرز جو ہیں وہ بہتر کریں گے۔ باقی End میں میں صرف دیکھتا ہوں کہ اگر کوئی Important، میں معذرت چاہتا ہوں، میں نے کسی کی Individual باتوں کا جواب نہیں دیا۔ دو باتیں جو نگہت بی بی نے کہی تھیں، ایک کہ پولیس کی Pay نہیں بڑھی، یہ بالکل غلط ہے، پولیس کی Pay بڑھی ہے بلکہ ان کو جو Disparity allowance باقیوں کو دیا تھا، اس کی جگہ ان کے Risk allowance کو اسی اماؤنٹ سے بڑھایا ہے اس لئے کیونکہ میرے خیال میں پولیس ایک وہ ڈیپارٹمنٹ ہے، اس میں دس میں سے ایک بندہ دو بندے کم اچھا کام کریں گے لیکن ہماری پولیس پورے پاکستان میں بہترین ہے اور وہ فیلڈ میں کام کر رہی ہے، وہ Deserve کرتی ہے۔ ہمارے بہت سے محکمے ایسے ہیں جہاں آپ جا کر مارکیٹ میں اٹھالیں، مارکیٹ میں جہاں بیس ہزار تنخواہ ہے، یہاں پہ سرکار میں وہ اسی ہزار لے رہا ہے۔ یہ چیزیں آہستہ آہستہ ٹھیک کرنی ہیں، اس کی وجہ سے پورا ایک پریشر ہوتا ہے سرکاری جاب پہ، اور میں بھی یہ چاہتا ہوں کہ ہماری پولیس کی تنخواہ اور بڑھے، چیلنج کیا ہے؟ چیلنج یہ ہے کہ جب ہم سب کو ایک ساتھ بڑھا دیتے ہیں، جس کی پہلے سے زیادہ ہے اس کی اور زیادہ ہو جاتی ہے، جس کی Actually اور بھی زیادہ ہونی چاہیئے اس کا حق لے لیا جاتا ہے، Performance based پہ ہم کوشش کریں گے کہ سیکرٹری سے شروع کریں، وہ تو پورے ملک میں سینیئر ترین لوگوں میں سے ہیں، یہ ہم کریں گے تو وہ نیچے سے، یہاں پر ہم اکثر آپ Complaint کرتے ہیں جناب سپیکر، سیکرٹری نہیں آتے یا Preparation نہیں ہوتی یا دو دن پہلے سوال نہیں پہنچتے، یہ بالکل صحیح گلے ہیں، پر فارمنس ہم ٹھیک کریں گے تو پیسے زیادہ پیدا ہوں گے، Cost کم ہو گی، ہم زیادہ فوکس قانون سازی پہ کر سکیں گے اور ملک کی بہتری ہو گی۔ یہ اب یہاں پہ جناب سپیکر، شگفتہ بی بی یہ بھی ٹھیک کہہ رہی ہیں، جیسے ہم سیاست دان یہ Example کرتے ہیں، اپنی Example set کرتے ہیں، سینیئر بیوروکریسی کو بھی یہ Example set کرنا پڑے گی پورے پاکستان میں۔ جو دوسری انہوں نے بات کی کہ IMU کے

Permanent ہونے کی، وہ پراسیس پورے سال میں چلتا رہے گا، وہ ان سے بات ہو رہی ہے۔ End میں میں یہ سب کو دعوت دیتا ہوں کہ جن کا یہ Budgeting process پہ وہ ہے کیونکہ بجٹ کے وقت ہمارا فوکس زیادہ ہوتا ہے، اس کے بعد Immediately آپ آئیں، بلکہ میں کہوں گا کہ شگفتہ بی بی ہی Lead لیں اور جو جو Interested ہوں تاکہ آپ کو ایک Detailed briefing ابھی دیں اس پہ، یہ بجٹ حرف آخر نہیں ہوتا۔ جو کنڈی صاحب نے ایک بات کی تھی، وہ پہلے تو میں نے جواب دے دیا ہے، End میں میں صرف یہ کہوں گا، یہ وفاق سے حق کیسے لیتے ہیں؟ اس پہ بھی میں آج ذرا سنجیدہ بات کرنا چاہتا ہوں، کیوں ایسے ہوا ہے کہ اے این پی کی گورنمنٹ رہی، مسلم لیگ کی گورنمنٹ رہی، پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ رہی، جے یو آئی تقریباً سوائے ہماری ہر گورنمنٹ کے ساتھ گورنمنٹ میں ہی رہتی ہے Right? ہماری گورنمنٹ رہی، ہمارے سارے مسئلے حل نہیں ہوتے؟ اس کی دو وجوہات ہیں، ایک تو یہ ہمیشہ Conflicting interests ہوتے ہیں، ہمارے خیال میں عمران خان صاحب نے بہت کچھ دیا ہے اس صوبے کو، یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ عمران خان صاحب اس صوبے کے چیمپین نہ بنیں اور ہم تیرہ (2013) میں الیکشن جیت جائیں، اٹھارہ (2018) میں جیت جائیں، بائی الیکشن جیت جائیں، میں پورے ایوان کو مبارکباد دیتا ہوں، پھر کل دوبارہ جو سوات میں الیکشن ہوا ہے، وہ بھی جیت جائیں، یہ تو دکھاتا ہے کہ عمران خان Deliver کر رہے ہیں پختونخوا کے لئے اور پختونخوا Trust کر رہا ہے عمران خان پہ، لیکن اس صوبے کے اور وفاق کے چیلنجز رہے، اس کی ایک دوسری وجہ ہے کیونکہ ہم اپنا کیس صرف ایک پولیٹیکل گورنمنٹ کے ساتھ نہیں لڑ رہے ہوتے۔ ایک Term کنڈی صاحب نے استعمال کیا، One unit mindset، یہ بالکل صحیح ہے کہ اسلام آباد میں جو فیڈرل ایڈمنسٹریشن ہے، ان کا Mind set completely one unit سے نہیں Change ہوا، ان کا Mind set ایک Federal mind set اکثر نہیں ہوتا، اس کی مثال یہی ہے کہ جو NHP کے پیسے ہیں، جو ہم نے شوکت ترین صاحب کے ساتھ ایک Monthly اس کا Agreement بھی کر دیا تھا لیکن وہ Informal agreement تھا اور ایک مجھے صرف یہ افسوس ہے کہ وہ کاغذ پہ ہونا چاہیئے تھا، نیا بندہ آ جاتا ہے، وہ کہتا ہے کہ میں ابھی نہیں دیتا، پھر آپ کو دوبارہ جانا پڑتا ہے، اگر ان چیزوں کے لئے واقعی صوبے کے لئے لڑنا ہے اور ایک ایک حق لینا ہے، ہم بہت کچھ لے گئے، اس سے پہلے گورنمنٹس جو ہیں Eighteenth Amendment میں کچھ لے گئیں، یہ Continuous سلسلہ ہے، اس کے لئے ہمیں واقعی ساتھ کام کرنا پڑے گا کہ NHP پہ

کیا ہے، آئل اینڈ گیس پہ Next step کیا ہے، آرٹیکل 158 پہ Next step کیا ہے، جو Next step پیٹرولیم لیوی ہے اس پہ Next step کیا ہے؟ اور وفاق کو بھی Help کرنا پڑے گی جہاں پہ ان کی ضرورت ہے، یہ ہم Seriously کریں گے، یہ اس صوبے کی ایک خصوصیت ہے، ہماری Open mindedness زیادہ ہے، بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ یہ ہر ریفارم کا Experiment کے پی سے کیوں شروع ہوگا؟ کیونکہ ہماری Resistance اس صوبے میں کم ہے، Open mindedness زیادہ ہے، غریب صوبہ ہوگا لیکن وہ بڑے خواب دیکھنے کے لئے باقی صوبوں سے شاید زیادہ ہو اس کی Appetite، تو یہ ہم کریں گے، آپ اور بھی بہت کچھ ان شاء اللہ پاتے ہوئے دیکھیں گے۔ باقی سپلیمنٹری بجٹ اگر کسی کا خیال ہے کہ وہ بدانتظامی رہی ہے تو Welcome to your thoughts ہمارے خیال میں ہم نے اس صوبے کے لئے بہت کچھ دے دیا اور اس کی عکاسی عوام کی Confidence ہی پاکستان تحریک انصاف پہ کرتی ہے۔ جناب سپیکر، آپ کا بہت بہت شکریہ، اپوزیشن کا بہت بہت شکریہ کہ انہوں نے یہ تقریر بھی سنی کہ Overall budget جو ہے وہ بڑے اچھے ماحول میں پیش کیا گیا، کل کٹ موشنز بھی ہو جائیں گی، میرے سارے Colleagues کا بہت بہت شکریہ، کیبنٹ میں، کیبنٹ سے باہر، جنہوں نے اپنے اپنے ڈیپارٹمنٹس کی Budget making lead کی، جنہوں نے تجاویز دیں، ان شاء اللہ، مجھے یقین ہے کہ اس ہاؤس میں جو پاور ہے، اس کو ہم صحیح استعمال کریں گے تو نہ صرف یہ صوبہ ترقی کرے گا، یہ صوبہ پہلے بھی پاکستان کے لئے ریفارم کی، آگے بڑھنے کی ایک مثال بنا ہے اور ان شاء اللہ آگے بھی ایک مستحکم پاکستان کے لئے یہ ایک مثال بنے گا۔ بہت بہت شکریہ جی۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو جی۔ ایک اعلان سنیں جی۔ تمام اراکین صوبائی اسمبلی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کل مورخہ 28 جون 2022 بروز منگل کو سپلیمنٹری بجٹ برائے سال 22-2021 کی تمام Demands for grants لی جائیں گی تو ٹائم کی پابندی اور کل ڈیمانڈز، کٹ موشنز وغیرہ ہوں گی، تو دو بجے فلسڈ آئیں کہ کل ہم اس کو فائنل کر سکیں۔ Thank you very much.

The sitting is adjourned till 2:00 pm, afternoon, Tuesday, 28th June, 2022.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 28 جون 2022 بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)